INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

قیمت ۱۰ روپے

جلد: ۲۷ | ۶ تا ۱۳/ رجب ۱۴۲۹ھ مطابق ۸ تا ۱۵/ جولائی ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۲۶

میڈیا ٹرائل مسلمانوں کے خلاف ہی کیوں ہے؟

ٹی وی چینلز کی تباہ کاریاں

نبوت اور رسالت

قرآن و حدیث کی روشنی میں

قادیانیوں کی سرگرمیاں

ہماری ذمہ داریاں

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http//WWW.khatm-e-nubuwwat.org
http://WWW.khatm-e-nubuwwat.com

عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیت

سیّد ارشاد حمید گردیزی، آزاد کشمیر

سوال ۱:...... پاکستان قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں (احمدیوں) کو غیر مسلم قرار دیا تھا، بعض لوگ انہیں اصل مسلمان قرار دیتے ہیں، از روئے شریعت قادیانیوں کی حیثیت مسلم ہے یا غیر مسلم؟

۲:...... اگر ایک مسلمان قادیانی (احمدی) ہوجائے اور یورپی ممالک میں چلا جائے اور پھر دولت کمانے کے بعد واپس وہاں سے خط کے ذریعے دعویٰ کرے کہ وہ مسلمان ہے جبکہ وہ قادیانی کتاب کا مصنف بھی ہو، اس نے دولت کمانے کے لئے ایسا کیا ہو، کیا وہ شخص مسلمان ہوسکتا ہے؟ از روئے شریعت اس کی حیثیت کیا ہوگی؟

۳:...... اگر باپ مسلمان ہو اور بیٹا قادیانی ہوجائے تو باپ، بیٹے سے لاتعلقی بھی نہ کرے اور اس کی کمائی کھائے، از روئے شریعت اس کی کمائی کھا سکتا ہے؟

جواب ۱:...... میرے بھائی! آقائے دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت و راہ نمائی کے لئے حضرت آدم علیہ السلام سے انبیاء و رسول بھیجنے کا جو سلسلہ جاری فرمایا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی آخری کڑی ہیں، آپ پر نبوت و رسالت ختم کردی گئی اور قرآن کریم میں یہ اعلان کردیا گیا کہ: ''آپ اللہ کے آخری نبی ہیں'' خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کا اعلان فرمایا کہ ''میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد اب کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی'' اس عقیدہ کو عقیدۂ ختم نبوت کہتے ہیں اور اس پر قرآن کریم

مولانا سعید احمد جلال پوری

کی سو سے زائد آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سو سے زائد ارشادات و احادیث وارد ہیں، یہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا عقیدہ رکھے وہ کافر، مرتد اور زندیق ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کے آخری سالوں میں اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو اس کو برداشت نہیں کیا گیا، اور ان ہر دو کو اور ان کے ماننے والوں کو قتل کردیا گیا اور عقیدہ کے تحفظ کی خاطر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غزوۂ یمامہ میں بارہ سو صحابہ کرامؓ و تابعینؒ کی قربانی دی، لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے خلاف جو عقیدہ رکھے وہ کافر، مرتد اور زندیق ہے، اگر وہ شخص پہلے سے کافر تھا تو وہ اس عقیدہ کے اپنانے پر کافر ہی ہوگا، اگر کوئی شخص مسلمان تھا اور بعد میں اس نے یہ عقیدہ اختیار کیا تو وہ مرتد ہوگا اور اگر ایسا شخص جدی پشتی اس عقیدہ پر ہے تو وہ زندیق کہلائے گا۔

۱۴۰۰ سال سے امت کا یہی عقیدہ ہے کہ جب بھی کسی بدبخت نے ایسا عقیدہ رکھا امت نے اس کو غیر مسلم، کافر، مرتد اور زندیق جانا اور سمجھا، مگر چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا نبوت کا جھوٹا دعویٰ، انگریز کے ایماء اور اس کی سرپرستی میں تھا تو قادیانی وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے اگرچہ مسلمان ان کو روز اول سے ہی غیر مسلم، کافر، مرتد اور زندیق ہی سمجھتے تھے، مگر جس طرح انگریز اور انگریزی قانون ان کو غیر مسلم کہنے کی اجازت نہیں دیتا تھا انگریز کے ہندوستان سے جانے کے بعد بھی ان کے جانشین ان کو غیر مسلم نہیں مانتے تھے، اس لئے مسلمانوں کی سو سالہ جدوجہد کے بعد ۱۹۷۴ء میں قانوناً ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

۲:...... جو شخص اپنے آپ کو قادیانی کہے یا قادیانیت کا فارم پُر کرلے، چاہے کسی بھی غرض سے کیوں نہ ہو، وہ غیر مسلم اور مرتد ہے۔ اس کا دعویٰ ایمان غلط ہے، ہاں اگر وہ قادیانیت سے تائب ہونا چاہے تو اس پر اسلام کے دروازے کھلے ہیں، وہ کھل کر قادیانیت سے برأت کا اعلان کرے اور کلمہ پڑھ کر اپنے ایمان کی تجدید کرے اگر وہ شادی شدہ ہے تو نکاح کی بھی تجدید کرے، تو وہ مسلمان کہلائے گا۔

۳:...... اگر خدانخواستہ کسی مسلمان کا بیٹا قادیانی ہوجائے تو ایمانی غیرت اور دین و شریعت کا تقاضا ہے کہ وہ اس سے میل جول اور تعلقات نہ رکھے، لیکن اگر کوئی بے غیرت باپ کسی مرتد قادیانی بیٹے کو مسلمان جانتے ہوئے اس سے قطع تعلق نہ کرے تو وہ بھی کافر ہے۔ لیکن اگر کوئی باپ قادیانی بیٹے کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے اس سے تعلقات بحال رکھے تو اس کو غیر مسلم اور مرتد تو نہ سمجھا جائے گا مگر بہرحال اس کا یہ فعل بہت ہی گھناؤنا ہے اور اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ کل قیامت کے دن اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے قادیانی گروہ میں نہ اٹھایا جائے یا کم از کم اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محرومی سے دوچار ہونا پڑے۔ ایسے باپ کو سوچنا چاہئے کہ کیا وہ کسی ایسے آدمی سے تعلقات بحال رکھ سکتا ہے جو اس کے باپ دادے اور اس کے دین و مذہب کو گالی دیتا ہو؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو وہ ایسے بیٹے سے کیونکر تعلقات برداشت کرتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی ہو؟

ہفت روزہ ختم نبوت

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد
عبداللطیف طاہر

جلد:۲۷ ۶ تا ۱۳/رجب المرجب ۱۴۲۹ھ مطابق ۸ تا ۱۵/جولائی ۲۰۰۸ء شمارہ:۲۶

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر

منشت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

مرزا انور رانا

کمپوزنگ

محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

صدخرم.... زندہ باد!	۴	مولانا سعید احمد جلال پوری
ٹی وی چینلز کی تباہ کاریاں	۷	مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ
میڈیا ٹرائل آخر مسلمانوں ہی کے خلاف کیوں؟	۱۱	جناب ابوفراز
ڈرو اس وقت سے!!	۱۳	انور غازی
نبوت و رسالت.... قرآن و حدیث کی روشنی میں!	۱۶	مفتی محمد فیض الحق
قادیانیوں کی سرگرمیاں... ہماری ذمہ داری	۱۹	ڈاکٹر ہارون رشید ندوی
مولانا عبدالوہاب شاہ بخاریؒ... سوانح و خدمات	۲۲	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ
بزمِ اطفال	۲۶	مولانا قاضی احسان احمد

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

صمد خرم... زندہ باد!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

آج کے دور میں جہاں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو دینی، مذہبی اور ملی وملکی غیرت وحمیت اور جرأت وہمت سے محروم بلکہ اس لفظ اور اس کے معنی ومفہوم سے ناآشنا ہیں، وہاں کچھ ایسے بھی ہیں، جن کے دم قدم سے قوموں اور ملکوں کی عزت وآبرو اور وقار وابستہ ہے، اور پوری قوم وملک ان پر ناز کرتے ہیں، چونکہ اس حرص وآز اور طمع ولالچ کے دور میں حق گوئی وبے باکی ایک جنس نایاب ہے، اس لئے اگر کوئی سرپھرا اس کا مظاہرہ کرے اور وہ بھی صرف اور صرف اپنے ملک وملت اور قوم وبرادری کے لئے تو کوئی ''عقل مند'' اس کو مظاہرہ ''عقل مندی'' نہیں کہے گا اور بجائے تعریف وتحسین کے، اس پر نقد وتنقید کے نشتر برسائے جائیں گے۔

خصوصاً جب کوئی سرپھرا فرعون امریکا یا اس کی سفارت کار کے سامنے بھرے مجمع میں اپنی قوم وملک کی سالمیت پر حملہ کے خلاف احتجاج کرے اور محض اس لئے اس کے ہاتھوں انعام وصول نہ کرے کہ انہوں نے ہمارے ملک پر بلاجواز حملہ کرکے ہماری خود مختاری کو چیلنج کیا ہے، تو یہی کہا جائے گا کہ یہ پاگل ہے، یا پھر اس کا کسی شدت پسند گروپ سے تعلق ہے، کیونکہ کسی سپر طاقت سے پنجہ آزمائی کرنا اپنے مستقبل کو داؤ پر لگانے اور اپنے آپ کو شیر کے منہ میں دینے کے مترادف ہے، بہرحال کسی کو یقین آئے یا نہ آئے اس دور میں اور اب بھی ایسے مخلص موجود ہیں جو اپنی جرأت رندانہ سے پوری قوم وملک کا سر فخر سے اونچا کردیتے ہیں، ملاحظہ ہو اس طرح کے ایک پاکستانی سپوت کا کارنامہ! جس نے امریکی سفیر کو خفت، ذلت اور معذرت پر مجبور کردیا:

''اسلام آباد (نمائندہ خصوصی/ایجنسیاں) پاکستان کی تاریخ کے ایک انوکھے واقعہ میں ایک نوعمر طالب علم نے بدھ کے روز اسلام آباد کے ایک اسکول کی تقریب میں پاکستان کے سرحدی علاقے پر امریکی بمباری سے ہلاکتوں پر بطور احتجاج امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن سے اسکول کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات میں انعام وصول کرنے سے انکار کردیا امریکی سفیر روٹس اسکول اسلام آباد میں اس تقریب کی مہمان خصوصی کے طور پر مدعو تھیں، جس میں ہارورڈ یونیورسٹی سے اسکالرشپ پانے والے طالب علم صمد خرم کو بھی سرٹیفکیٹ دیا جانا تھا، تاہم جب صمد خرم کا نام پکارا گیا تو اس نے کھڑے ہوکر کہا کہ وہ ایسے ملک کی سفیر سے انعام وصول نہیں کرسکتا جس کی فوج نے پاکستان پر حملہ کیا اور جو صدر پرویز مشرف کی حمایت کررہی ہے۔ خرم نے کہا کہ وہ امریکی بمباری اور اس کے نتیجے میں ہلاکتوں کی شدید مذمت کرتے ہیں،

جس کے بعد وہ اپنی سیٹ پر جا بیٹھے، آن لائن کے مطابق طالب علم کے اس عمل پر پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا، حواس باختہ امریکی سفیر فوراً مائیک پر گئیں اور طالب علم کو مخاطب کرتے ہوئے مہمند ایجنسی میں فضائی حملوں پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ واقعات غلط فہمی کی بنیاد پر ہوئے ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ یہ تاثر بھی غلط ہے کہ امریکا پاکستان سے تعلق رکھنے والے طلبا کو قبول کرنے سے ہچکچاتا ہے، اس وقت ۵۴ سو پاکستانی طلبہ امریکی کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھ رہے ہیں، تقریب میں چیف آف آرمی اسٹاف جنرل اشفاق کیانی کی اہلیہ زاہدہ کیانی نے بھی شرکت کی۔“

(روزنامہ امت کراچی، معاصر اخبارات، ۱۹/ جون ۲۰۰۸ء)

نوجوان طالب علم صدخرم صاحب کسی دینی مدرسہ کا طالب علم نہیں اور نہ ہی اس کا کسی دینی، مذہبی، جہادی اور فرقہ وارانہ تنظیم سے تعلق ہے، بلکہ وہ ایک عام پاکستانی شہری ہے، البتہ اس کے دل میں قوم و ملک سے محبت والفت ہے اور اس کا دل و دماغ اسلامی اخوت و ہمدردی سے سرشار ہے، چنانچہ آن لائن کے مطابق:

”امریکی سفیر سے احتجاجاً ایوارڈ نہ لینے والے طالب علم صدخرم نے کہا ہے کہ وہ ۳ سال سے ہارورڈ یونیورسٹی میں اسکالرشپ پر تعلیم حاصل کررہے ہیں، چند دنوں میں امریکی سفیر کے بارے میں احتجاج پر میڈیا کے سامنے اپنا موقف پیش کروں گا، ستمبر میں امریکا جاکر اپنی تعلیم جاری رکھوں گا، صدخرم نے کہا ہے کہ نجی کالج کی تقریب میں امریکی سفیر سے ایوارڈ اس لئے نہیں لیا کہ امریکا کے سامنے پاکستانی سرحدی حدود میں بمباری اور بے گناہ افراد کو شہید کرنے پر احتجاج کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وہ چھٹیوں میں پاکستان آئے ہوئے ہیں اولیول روٹس کالج سے پاس کیا تھا اور ۳ سال قبل اسکالرشپ پر ہاورڈ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے چلا گیا، گزشتہ ہفتے روٹس کالج کی تقریب میں مجھے کالج کی طرف سے ایوارڈ دیا گیا کیونکہ میں اعلیٰ کارکردگی کی بنیاد پر امتحان پاس کرکے اسکالرشپ پر گیا تھا....“

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۳/ جون ۲۰۰۸ء)

بلاشبہ اس نوجوان نے جرأت رندانہ کا مظاہرہ کرکے مسلمانوں کی عظمت رفتہ اور ان کی ماضی کی دینی، ملی حمیت کی یادیں تازہ کردی ہیں۔ جس طرح آج سے تین سال قبل جناب غازی عامر چیمہ شہیدؒ نے ناموس رسالت کے خلاف بھونکنے والی زبانوں کو خاموش کرنے، توہین آمیز خاکے بنانے اور شائع کرنے والے اخبار کے دفتر میں گھس کر اس بدباطن اور موذی اخبار کے مالک کو للکارا تھا اور اس کی پاداش میں اسے جان سے گزرنا پڑا! اسی طرح کی جرأت اس نوجوان نے بھی کردکھائی، اللہ تعالیٰ اس نوجوان کی حفاظت فرمائے اور اس کو ان بدباطنوں کے شر سے محفوظ فرمائے، بہرحال اس نوجوان نے وہ کارنامہ انجام دیا ہے جو ہماری بہادر فوج، چاک و چوبند پولیس، فعال ایجنسیاں، متحرک بیوروکریسی، روشن دماغ قومی، صوبائی اسمبلی اور سینیٹ کے ارکان نہیں دے سکے، اور ہمارے ملک کے عزت مآب صدر، وزیراعظم، صوبائی اور وفاقی وزراء کی فوج ظفر موج جو کام نہ کرسکی، اس اکیلے نوجوان نے کردکھایا۔

جس امریکا کی حکم عدولی پر پاکستان کے نام نہاد صدر کو دانتوں پسینہ آتا ہے اور جس کے ایک فون پر وہ ڈھیر ہوجاتے ہیں اور جس کی ایک دھمکی سے بڑوں بڑوں کی پینٹیں گیلی ہوجاتی ہیں، اس سفیر کے سامنے ایک نوجوان سینہ سپر ہوجائے، یہ کسی معجزہ سے کم نہیں۔

بلاشبہ اس نوجوان کی جرأت، ہمت، بے باکی اور غیرت وحمیت ان لوگوں کے لئے کسی تازیانہ سے کم نہیں، جو ہر وقت امریکی صدر، امریکی سفیروں، وزیروں، مشیروں، ارکان اسمبلی، ارکان سینیٹ کی قدم بوسی کے لئے ایستادہ نظر آتے ہیں اور جن کے ہاں ان کی خوشنودی نعوذ باللہ! اللہ و رسول کی خوشنودی سے بڑھ کر ہے، اور جن کے ہاں امریکا کا ویزا نعوذ باللہ جنت کے ٹکٹ سے کم نہیں، اور جن کے ہاں امریکی وزیروں، مشیروں، سفیروں اور ارکان اسمبلی و سینیٹ سے مصافحہ، دنیا جہان کی سب سے قیمتی متاع اور خوش قسمتی و خوش بختی کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔

اگر ہمارے نام نہاد بڑے بھی اس نوجوان کی سی ہمت، جرأت، بے خوفی و بے باکی کا مظاہرہ کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ امریکا یا اس کے اتحادی بلکہ امریکی کٹھ پتلی افغان حکومت کا سربراہ پاکستان کو آنکھیں دکھائے یا کوئی طالع آزما پاکستان میں گھس کر دہشت گردی کی جرأت کرسکے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

درسِ حدیث

کھانے کے آداب واحکام

کھانا کھانے کے چند آداب

"حضرت عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مجھے بنو مرۃ بن عبید کے لوگوں نے اپنے صدقات دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، میں آپ کی خدمت میں مدینہ آیا تو میں نے آپ کو اس حالت میں پایا کہ آپ مہاجرین وانصار کے درمیان تشریف فرما ہیں، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے، آپ نے فرمایا: کوئی کھانا ہے؟ پس ایک بڑا پیالہ لایا گیا، جس میں بہت سا ثرید تھا اور گوشت کے ٹکڑے تھے، پس ہم اس سے کھانے لگے، پس میں تو اپنے ہاتھ برتن کے چاروں طرف گھما رہا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آگے سے تناول فرمارہے تھے، پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑ لیا، پھر فرمایا: عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ، کیونکہ یہ سارا ایک ہی کھانا ہے، پھر ہمارے پاس ایک طبق (تھال) لایا گیا جس میں مختلف اقسام کی کھجوریں تھیں (کچھ پختہ، کچھ نیم پختہ) پس میں تو اپنے آگے سے کھانے لگا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک پورے طبق میں گھوم رہا تھا، فرمایا: عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ! کیونکہ یہ ساری ایک قسم کی نہیں ہیں، پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ دھوئے اور ہاتھوں کی تری اپنے چہرے پر، کلائیوں پر اور سر پر مل لی اور فرمایا: اے عکراش! یہ وضو ہے جو آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد کیا جاتا ہے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۸)

تشریح:

اس حدیث شریف سے کھانے کے چند آداب معلوم ہوئے:

۱:......اگر کھانا یکساں ہو تو اپنے آگے سے کھایا جائے اور اگر کھجوریں وغیرہ ایسی چیز ہو جو مختلف ہوتی ہیں تو اپنے ذوق کے مطابق انتخاب کرسکتے ہیں۔

۲:......کھانے کے بعد ہاتھ دھونا مسنون ہے۔

۳:......ہاتھوں پر جو چکنائی لگی رہ جاتی ہے اس کو چہرے پر، کلائیوں پر، سر پر اور پاؤں کے تلوؤں پر مل لیا جائے۔

۴:......جن احادیث میں آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم آیا ہے، اس سے ہاتھ دھونا اور منہ صاف کرنا مراد ہے، جو وضو نماز کے لئے کیا جاتا ہے وہ مراد نہیں۔

"حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو پہلے بسم اللہ پڑھے، پس اگر شروع میں بسم اللہ شریف پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر یوں کہے: "بسم اللہ فی اولہ واخرہ" (میں اللہ تعالیٰ کے پاک نام کے ساتھ کھاتا ہوں، کھانے کے اول میں بھی اور آخر میں بھی)۔ نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھ رفقاء کے ساتھ کھانا تناول فرمارہے تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آکر کھانے میں شریک ہوگیا، اس نے دو لقمے کھائے کہ کھانا ختم ہوگیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگاہ رہو! اگر اس نے بسم اللہ شریف پڑھ لی ہوتی تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہوجاتا۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۸)

تشریح:

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو کھانے کے شروع میں بسم اللہ شریف پڑھنا یاد نہ رہے تو یاد آنے پر بسم اللہ اولہ وآخرہ کہنا چاہئے۔ شیخ ابن ہمام رحمہ اللہ نے "فتح القدیر" میں تحریر فرمایا ہے کہ: اگر کھانے کے درمیان یہ دعا پڑھ لی جائے تو بسم اللہ شریف پڑھنے کی سنت ادا ہوجائے گی، کیونکہ کھانے کا ہر لقمہ گویا مستقل کھانا ہے، لیکن اگر وضو سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنا یاد نہیں رہا تو درمیان میں بسم اللہ شریف پڑھنے سے سنت ادا نہیں ہوگی۔

اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بسم اللہ شریف کا کھانے کے شروع میں پڑھنا موجب برکت ہے اور بسم اللہ شریف کا ترک کردینا بے برکتی کا باعث ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کھانے میں چند افراد شریک ہوں تو سب کو بسم اللہ شریف پڑھنی چاہئے، ورنہ کسی ایک کے ترک کردینے سے پوری جماعت کے حق میں بے برکتی ظاہر ہوگی، واللہ اعلم۔

☆☆......☆☆

ٹی وی چینلز کی تباہ کاریاں

حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ العالی
بانی ومہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی، صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی وبعد!

"الم یعلموا انه من یحادد اللہ ورسوله فان له نار جهنم خالداً فیها ذالک الخزی العظیم۔" (التوبہ)

ترجمہ: "اللہ ورسول کا مقابلہ ہمیشہ کے عذاب اور زبردست رسوائی کا سبب ہے۔"

"ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین آمنوا لهم عذاب الیم فی الدنیا والآخرة واللہ یعلم وانتم لاتعلمون۔" (النور)

ترجمہ: "ایمان والوں میں بے حیائی، بدکاری پھیلانے والوں کے لئے دنیا وآخرت میں دردناک عذاب ہے، اللہ ان کو جانتے ہیں جا ہے تم نہ جانو۔"

"والذین هم عن اللغو معرضون۔" (المؤمنون)

ترجمہ: "ایمان دار بیہودہ اور لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔"

"ان الذین یحادون اللہ ورسوله اولئک فی الاذلین۔" (المجادلہ)

ترجمہ: "جو لوگ اللہ اور رسول کا مقابلہ کرتے ہیں ذلیل ہیں۔"

"وما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب۔" (الحشر)

ترجمہ: "اور رسول جو تمہارے پاس لائیں اس کو لے لو اور جس چیز سے منع کریں، اس سے باز رہو، خدا سے ڈرو اس کا عذاب بہت سخت ہے۔"

"من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهورد." (متفق علیہ)

ترجمہ: "دین کے خلاف کوئی بھی نئی چیز جاری کی جائے تو وہ مردود ہے۔"

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی خطبته اما بعد: فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الهدی هدی محمد وشر الامور محدثاتها وکل بدعة ضلالة۔"

ترجمہ: "پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں چند چیزوں کے ساتھ یہ بھی فرمایا نئی نئی چیزیں (خلاف شرع) بدترین ہیں۔"

"عن ابن عباس رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم "ابغض الناس الی اللہ ثلثة: ملحد فی الحرم، ومبتغ فی الاسلام سنة الجاهلیة، ومطلب دم امرء مسلم بغیر حق یهریق دمه۔" (رواہ البخاری)

ترجمہ: "اسلام میں جاہلیت اور کفر کا طریقہ جاری کرنے والا اللہ کے یہاں مردود ومبغوض ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات میں اشرف بنا کر جہاں اس میں چند ایسی صفات ودیعت فرمائی ہیں جو اسے دیگر مخلوقات سے ممتاز کرتی ہیں، وہیں اس کی بعض کمزوریوں کو جوں کا توں باقی رکھا ہے، تا کہ اسے اپنا عاجز اور ناتواں ہونا یاد رہے۔ مشاہدہ یہ ہے کہ زیادہ راحت واطمینان کی زندگی گزارنے والے اکثر اپنے خالق کے نافرمان ہو جایا کرتے ہیں اور مصیبت وابتلاء میں آ جانے والوں کو اپنے مالک کی طرف رجوع کا خیال رہتا ہے۔

بشری کمزوریوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی آہستہ آہستہ ماحول کا عادی ہو جاتا ہے اور اس ماحول کے مطابق زندگی گزارنا اسے چنداں مشکل محسوس نہیں ہوتا، جب کہ اپنے ماحول کے برخلاف کوئی عمل کرنا اس پر بہت دشوار ہوتا ہے، ماحول کے

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھ کر بقائے دین کے لئے وہ قلعہ تیار کیا کہ قرآن و حدیث کی تعلیمات کو اپنی اصل شکل پر باقی رکھنے والوں کی کھیپ درکھیپ فوج کی تیاری کے ادارے برصغیر کے گلی کوچوں میں نظر آنے لگے ہیں۔ شرک و بدعت کی گمراہ کن تاریکیوں میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ اوران جیسے دوسرے بزرگان دین نے توحید وسنت کی وہ شمعیں جلائیں کہ اب عام مسلمانوں کو خانقاہوں کے نام پر نہ تو بدظن کیا جاسکتا ہے نہ اندھی عقیدت کے نام پر انہیں بہلایا پھسلایا جاسکتا ہے، نہ صرف یہ بلکہ خانقاہوں اور تصوف کے سلسلوں میں شامل ہوکر روحانیت کی شمع اپنے دل میں جلانے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہی ہورہا ہے۔

جب سرکاری سرپرستی میں مغربی تہذیب وتمدن کو پھیلانے والے روشن خیالوں کو ''سر'' اور ''خان بہادر'' کے خطابات سے نواز کر عوام الناس کو ان کی اقتداء کی ترغیبات مہیا کی جارہی تھیں تو اس وقت حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ نے تبلیغی تحریک کے ذریعے عوام کے ذہنوں سے مغربی مرعوبیت کا بخار اس طرح اتارا کہ آج ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، اکاؤنٹنٹ، اور دیگر دنیاوی پیشوں میں مشغول افراد میں بھی سنت پر چلنے والے جا بجا نظر آرہے ہیں، ایک ایسا مجمع تیار کردیا گیا جو دنیاوی راحت کے مقابلے میں آخرت کی زندگی کو ترجیح دے کر مجاہدے اور قربانی کے لئے آمادہ نظر آرہا ہے۔ فالحمدللہ علی ذالک

مگر دوسری طرف ٹیلی ویژن کے ابتدائی دور کے پروگراموں کے ذریعے معاشرے میں پیدا ہونے والی بے راہ روی اب چینلوں کی بھرمار کے بعد ہزار گنا بڑھ چکی ہے، ڈرامے اور سیریل بالکل سینما میں دکھائی جانے والی فلموں کی طرح تیار اور پیش کیے جارہے ہیں، ٹیلی ویژن دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ موضوع تاریخی ہو یا معاشرتی ہر ڈرامہ نوجوان لڑکے اور نوجوان لڑکی کے درمیان آزادانہ تعلق کے ساتھ چلتا ہے اور یہ دونوں اپنی اصل کے اعتبار سے (ڈرامہ کے باہر کی نجی زندگی میں) ہی ایک دوسرے کے لئے نامحرم نہیں ہوتے بلکہ خود ڈرامے کے کرداروں کے مطابق بھی نامحرم ہوتے ہیں، یہ اختلاط حقیقی ہو یا ڈرامے کے کردار کے مطابق خیالی اور فرضی دونوں ہی قرآن اور حدیث کی صریح تعلیمات کے خلاف ہیں۔

ایک ایسا آلہ جو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خالص معصیت الٰہی اور خالق کائنات سے انسانیت کو غافل کرنے کے لئے ایجاد کیا گیا ہے، اس سے صرف اس لئے اچھی توقعات وابستہ کرنا کہ اب ابتلائے عام ہے، کسی بھی طرح درست نہیں

ٹیلی ویژن پران کو خوشنما انداز میں پیش کرکے گویا مسلمان نوجوان نسل کو مسلسل ان غیر شرعی اور دین و دنیا دونوں تباہ کرنے والے اعمال کی ترغیب دی جارہی ہے، اس ساری صورت حال کو انتہائی عمومی انداز سے بغیر کسی جھجک اور ہچکچاہٹ کے پیش کرنے کا اثر معاشرے پر یوں پڑ رہا ہے کہ چند ہی سالوں کے اندر بجائے اس کے کہ یہ غیر اسلامی انداز مسلم معاشرے میں اجنبی اور قابل گرفت بنتا، الٹا اسلامی رویہ معذرت خواہانہ بنتا جارہا ہے، قابل فکر بات یہ ہے کہ یہ نتائج غیر متوقع نہیں ہیں، کیونکہ ٹیلی ویژن کے متعلق یہ بات معروف ہے کہ ذہنوں کو مسموم کرنے کا یہ ایک موثر اور طاقتور میڈیا ہے، لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ اس میں پیش کئے جانے والے ڈراموں کے اندر دکھائے جانے والے مظالم کے مناظر پر خود اپنے اوپر قابو نہیں رکھ پاتے اور یہ جاننے کے باوجود کہ یہ مناظر مصنوعی ہیں اور محض کھیل تماشے کی فلم بندی ہے، ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں اور کمزور دل والے باقاعدہ بیمار ہوجاتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ باحیاء اور باپردہ خواتین سے پہچانے جانے والے گھرانوں میں بے پردہ اور فیشن کی دلدادہ بے باک لڑکیوں کا وجود کیسے ہوا؟ شریف اور نجیب الطرفین خاندانوں کے کم عمر لڑکوں میں ہتھیاروں اور مار دھاڑ کے رجحانات کیسے داخل ہوئے؟ ماں بیٹے اور باپ بیٹی کے رشتوں کا تقدس، اولاد و والدین کے درمیان خدمت و محبت کا رشتہ، شرافت اور اخلاق کی مال و منصب پر برتری، کلام الٰہی کی تلاوت کا معمول، دین اور دینی شعائر کا ادب و احترام، سب کچھ قصہ پارینہ بنتا چلا جارہا ہے اور اس مادر پدر آزاد معاشرے کے قیام و استحکام کا سب سے بڑا محرک ٹی وی ہے، یہی آلہ ہے جس کے ذریعے باطل نے پہلے گھر گھر کو سینما بنایا اور اب اخلاق باختگی کے مراکز میں تبدیل کرنے پر تلا ہوا ہے۔

معاشرے کے رستے ہوئے ناسوروں کا یہی وہ منبع ہے جس نے بقول کسی کے، مسلم معاشرے کو اس حال تک پہنچادیا ہے کہ مسلمان باپ اور مسلمان بیٹے ڈراموں کے حوالے سے اداکاروں کی اداکاری پر تبصرے کررہے ہیں اور تو اور ہمیں تو یہ خبر بھی دی گئی کہ اسی ذریعہ ابلاغ پر ایک مغرب زدہ مرد اپنی ہیئت تبدیل کرکے عورت کی شکل اور لباس میں مختلف لوگوں سے انٹرویو لیتا رہا ہے اور اس میں شریک ہونے والے معاشرے کے مختلف شعبوں سے تعلق

مطابق سرزد ہونے والے جن اعمال میں راحت محسوس ہوتی ہے یا ماحول کے خلاف انجام پانے والے جن اعمال میں دقت کا احساس ہوتا ہے، ان اعمال کا تعلق صرف اعضاء و جوارح سے وقوع پذیر ہونے والے اعمال سے ہی نہیں ہے، بلکہ ان میں وہ افعال بھی شامل ہیں جن کا تعلق صرف قلب سے ہے، مثلاً یورپ و امریکا کے مستقل رہائشی خواہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں، ان کی نگاہیں مغربی خواتین کے ناموزوں لباس سے اتنی مانوس ہو چکی ہوتی ہیں کہ بقول ان ہی احباب کے ہمیں احساس بھی نہیں ہوتا کہ یہ کوئی غیر معمولی بات ہے، مگر یہی لوگ جب حج و عمرہ کے لئے حجاز مقدس تشریف لے جاتے ہیں تو وہاں بعض خواتین کے لباس سے متعلق کوتاہی کو نہ صرف محسوس کرتے ہیں بلکہ دوسروں سے اس کی شکایت کرتے ہوئے بھی پائے جاتے ہیں۔

یہ انسانی فطرت ہے کہ آنکھیں اپنے ماحول میں موجود اشیاء سے آہستہ آہستہ مانوس ہو جاتی ہیں، کان اپنے ماحول کی آوازوں کے عادی ہو جاتے ہیں، زبان اپنے ماحول کی گفتگو پر بلاتکلف قدرت حاصل کر لیتی ہے، ذہن و دماغ کو اپنے ماحول کے مطابق سوچنے اور سمجھنے میں ذرا بھی دقت محسوس نہیں ہوتی، گویا اکابر کا یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ آدمی دراصل اپنے ماحول میں رفتہ رفتہ ڈھل ہی جاتا ہے:

"ہر کہ در کان نمک رفت، نمک شد"

ماحول کا یہی بدیہی اثر انسان کے اپنے عقائد پر بھی پڑتا ہے اور پھر انہی عقائد کے زیر اثر اس کے اعمال و افعال بھی متاثر ہونے لگتے ہیں، عالم عرب میں تیل کی شکل میں دریافت ہونے والے "سیال سونے" نے مادی اشیاء کی وہ ریل پیل کر دی کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں چکاچوند ہو گئیں۔ مغرب کی سائنسی ترقی کے نتیجے میں جنم لینے والی جدید ٹیکنالوجی عرب کے ریگزاروں میں کیا داخل ہوئی کہ پہلے پہل تو صرف چند اہل مغرب اس ٹیکنالوجی کی تنصیب اور اسے چلانے کے لئے آئے مگر بعد ازاں خود مغربی تہذیب اپنے اثرات سمیت نمودار ہونے لگی، گویا فطرت کی چھتری تلے بسر ہونے والی سادہ بدوی زندگی مادی اشیاء کی بہتات کے نتیجے میں مصنوعی طرز حیات میں بدل گئی۔

مادیت کا یہ اثر صرف معاشرت اور معاملات ہی پر نہ رہا بلکہ عقائد و اعمال بھی اس کی لپیٹ میں آ گئے، لگژری گاڑیوں کا کارواں ہی کالی سیاہ سڑکوں پر نظر نہ آیا بلکہ سڑک کے کنارے کوہ ہمالیہ جیسی عمارتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں۔ دنیا بھر سے آنے والے تاجروں کے لئے جدید ترین ہوٹل ہی قائم نہیں ہوئے بلکہ مغرب سے آنے والے سیاحوں کی دلچسپی کے لئے ان کی طبیعت کے موافق کلب بھی وجود میں آ گئے، مغربی مادیت کے نفوذ کے نتیجے میں ہونے والی تبدیلی یہیں تک نہ رکی، گھروں کے اندر خاندانوں کی آسانی کے لئے صرف ٹیلی فون، فریج، واشنگ مشین ہی کو جگہ نہ دی گئی بلکہ ٹیلی ویژن، وی سی آر اور دیگر آلات لہو و لعب بھی ضروریات زندگی میں شامل ہو گئے۔

اس مادر پدر آزاد معاشرے کے قیام و استحکام کا سب سے بڑا محرک ٹی وی ہے، یہی آلہ ہے جس کے ذریعے باطل نے پہلے گھر گھر کو سینما بنایا اور اب اخلاق باختگی کے مراکز میں تبدیل کرنے پر تلا ہوا ہے۔

یہ ماحول مغربی اثرات قبول کرتا کرتا یہاں تک جا پہنچا کہ پانچ وقت نماز کے لئے لوگوں کو بلانے والا موذن بھی مسجد کے حجرے میں اپنے لئے ٹی وی لا کر رکھ لیتا ہے اور اس کی قباحت پر نکیر تو درکنار کسی کی پیشانی پر بل بھی نہیں آتا، نوبت بہ ایں جارسید کہ حج و عمرہ کے لئے جانے والا سیدھا سادا مسلمان اس وقت حرمین کے قریب ایسا کوئی ہوٹل نہیں حاصل کر پاتا جہاں کمرے میں ٹیلی ویژن اور بیت الخلاء میں انگریزی کموڈ موجود نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے ہاں برصغیر میں معاملہ ابھی تک کچھ اتنا نہیں بگڑا، دارالافتاء میں اب بھی عام مسلمانوں کی طرف سے ایسے سوالات پوچھے جا رہے ہیں کہ جو امام مسجد ٹی وی دیکھنے کے عادی ہوں ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ اور سوال کرنے والے کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ ٹی وی صحت اور وقت خراب کرنے کا آلہ ہے بلکہ یہ سوال اس لئے کیا جاتا ہے کہ الحمدللہ اب بھی عام مسلمان اس عمل کو غیر شرعی سمجھ کر گناہ شمار کرتا ہے۔

بہت عام سی مثال لے لیجئے، کراچی کے چند ایسی علاقوں کی مساجد میں (جہاں بقول شخصے اعتدال پسند، روشن خیال مسلمانوں کی اکثریت ہے) اگر کوئی ایسا شخص امامت کے منصب کے لئے درخواست دے جو داڑھی منڈواتا یا کٹواتا ہو تو اہل محلہ پر مشتمل کمیٹی میں ایسے افراد جو خود داڑھی تراشتے یا منڈاتے ہوں اس شخص کو منصب امامت کا اہل تسلیم نہیں کریں گے۔ الحمدللہ! اس خطے میں بے سروسامانی کے باوجود علمائے کرام کی شب و روز مخلصانہ محنت کے مقابلے میں باطل قوتیں ماحول کے اندر وہ لچک یا دراڑ پیدا نہیں کر سکیں جو مذہبی سوچ کو آلودہ کر سکے۔

ہزاروں علمائے حق کو پھانسی پر لٹکانے والے انگریزی اقتدار کے عین عروج کے زمانے میں

رکھنے والے ''معززین'' تھے، یہ ایک جھلک ہے، ٹی وی زدہ معاشرے کے ''معززین'' کی اخلاقی گراوٹ کی:

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائے گی

کچھ عرصہ قبل ایک موقر جریدے میں ایک کالم نگار نے یہ انکشاف کیا تھا کہ عراق اور افغانستان جہاں اسلام دشمنوں نے برسوں سے جنگ مسلط کررکھی ہے اور جس کے نتیجے میں غربت و افلاس میں دن بدن اضافہ ہورہا ہے اور لوگوں کی ضروریات زندگی تک پہنچ مشکل سے مشکل تر ہوتی چلی جارہی ہے، وہاں شراب اور شباب کی دستیابی کے ساتھ ساتھ ٹی وی کو دنیا میں سب سے کم قیمت پر فراہم کیا جارہا ہے، کیوں؟ یہ صرف اس لئے ہے کہ اسلام دشمن پروپیگنڈے اور قوموں کی تنزلی کے لئے ضروری اخلاق باختگی کو ایک ہی آلے کے ذریعے پھیلا دیا جائے، اس کالم نگار نے تاریخی حقائق کی روشنی میں اس بات کا انکشاف بھی کیا تھا کہ امریکیوں نے یہی ہتھیار ''ویتنام'' پر قبضے کی عملی کوشش کے دوران بھی استعمال کیا تھا، فاتح فوجوں کی پہلی کوشش یہی ہوتی ہے کہ مفتوحہ اقوام کو زیر کرنے اور رکھنے کے لئے انہیں لہو ولعب میں مشغول کیا اور رکھا جائے:

آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

یہی صورت اس وقت درپیش ہے طاؤس اور رباب کو جہاد کے مقابلے میں رواج دیا جارہا ہے۔

ایک آلہ شیطانی جس سے خیر برآمد کرنے کی خواہش کی جارہی ہے، جس کی ایجاد سے لے کر اب تک کا استعمال ثابت کررہا ہے کہ اسے انسانیت کی اخلاقیات میں زوال پیدا کرنے کے لئے بنایا گیا تھا، وہ یقیناً اسی کام میں مشغول ہے، جتنی گراوٹ اور زوال طبیعتوں میں آرہا ہے، اخلاقیات کا معیار اور ذوق بھی اتنا ہی پست ہوتا چلا جارہا ہے اور وہی معیار ان ذرائع ابلاغ کی منزل ہے، لہٰذا بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ ٹی وی کو ایک اچھے آلے کے طور پہ استعمال کیا جاسکتا ہے یہ ان کی خام خیالی ہے، ایک ایسا آلہ جو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خالص معصیت الٰہی اور خالق کائنات سے انسانیت کو غافل کرنے کے لئے ایجاد کیا گیا ہے، اس سے صرف اس لئے اچھی توقعات وابستہ کرنا کہ اب ابتلائے عام ہے کسی بھی طرح درست نہیں کہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہوا کرتا ہے۔

اسی طرح اس قسم کی باتیں کرنا کہ اس میں معصیت سے بھرپور ڈرامے نہ دیکھے جائیں مگر کم از کم خبروں اور معلومات کے لئے دیکھنا جائز سمجھا جائے، بشرطیکہ مرد، مرد کو دیکھیں اور عورت، عورت کو دیکھے کیسا شیطانی دھوکا ہے؟ کیا جب ٹی وی کی اسکرین پر عورت نمودار ہوگی تو مرد صاحبان اپنی آنکھیں بند کرکے اپنی بیگم اور بچوں کو آوازدیں گے کہ اب آپ اپنی آنکھیں کھول لیں؟ وائے افسوس، صد افسوس، اس دلیل جواز پر!

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

ایک دلیل یہ بھی دی جارہی ہے کہ ایک ایسا اسلامی چینل قائم کرلیا جائے، جس میں صرف مرد ہی کام کریں، اس کے پروگرام اور اس کے اشتہارات میں نہ عورت کی تصویر ظاہر ہو اور نہ عورت کی آواز، موسیقی کسی قسم کی اس پر نشر نہ ہو اور اس کے بعد ٹی وی خریدنے اور دیکھنے کو جائز سمجھا جائے اور اسے جائز سمجھنے والے کو بُرا نہ سمجھا جائے، مگر اس دلیل میں ایک بہت بڑا سوالیہ نشان پوشیدہ ہے، اور وہ یہ کہ جو لوگ اسلامی چینل دیکھنے کے لئے ٹی وی اپنے گھروں میں لائیں گے، ان کے بچوں اور بچیوں کو بقیہ سینکڑوں چینلوں سے محفوظ رکھنے کی ضمانت کون دے گا؟ وہ پاک باز باپ جو صرف اسلامی چینل کے لئے گھر میں ٹی وی لائے گا کیا وہ سارا دن اپنی ناپختہ ذہن والی اولاد کی نگرانی کے لئے گھر میں بیٹھا رہے گا؟ فیاللعجب!!

خلاصہ یہ ہے کہ ڈیجیٹل تصاویر کو ممنوع تصویر کے زمرے سے خارج قرار دینا جیسا کہ ناعاقبت اندیش اور حقائق سے منہ چھپانے والے نام نہاد امت مسلمہ کے خیرخواہ کہہ رہے ہیں یہ ایک بدیہی اور سامنے موجود حقیقت کا انکار ہے ہرگز قابل التفات نہیں، ٹی وی جو منکرات و فواحش کا منبع ہے اس کو تبلیغ اسلام اور دفاع اسلام کے لئے استعمال کرنا ایسا ہی ہے جیسے کسی ناپاک برتن کو پاکیزہ اور خوش ذائقہ مشروب کے لئے استعمال کیا جائے؟

آج ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کے بجائے مغربی تہذیب کے زیر اثر فواحش ومنکرات کی طرف مائل ہورہے ہیں عوام اور خود اپنے آپ کو دھوکا دے کر ٹی وی اور چینل کو اسلام کی تبلیغ اور دفاع اسلام کی خاطر استعمال کرنے کے منصوبے بنارہے ہیں، یاد رکھئے! آپ جو چاہیں کہتے رہیں اور کرتے رہیں خداوند کو دھوکا نہیں دے سکتے اسلام کی تبلیغ اور اس کا دفاع آج ہی کا مسئلہ نہیں ہے، یہ مسئلہ تو چودہ سو سال سے زیادہ زمانے سے ٹی وی اور چینل کے بغیر بڑی کامیابی سے جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور ہر باطل کو باطل جان کر اس سے دور رہنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین۔

☆☆..................☆☆

جناب ابوفراز

میڈیا ٹرائل مسلمانوں کے خلاف ہی کیوں؟

پنجاب میڈیکل کالج کے چند شرپسند قادیانی طلبا کو فساد پھیلانے کے جرم میں کالج سے نکالے جانے پر سب سے زیادہ تکلیف بی بی سی اردو ڈاٹ کام کو پہنچی، اور کیوں نہ پہنچتی یہ فسادی تخم کاشت بھی تو ان ہی کی ہے، اس لئے اس کی پرورش اور دیکھ بھال بھی تو انہوں نے ہی کرنی ہے۔

ابھی ان شرپسند طلبا کو کالج کے کوڈ آف کنڈکٹ کی خلاف ورزی پر صرف کالج سے نکالا گیا ہے اور ان کے خلاف ملکی آئین اور قانون کی خلاف ورزی کا مقدمہ قائم ہونا باقی ہے کہ بی بی سی اردو ڈاٹ کام انہیں بچانے کے لئے پوری طاقت کے ساتھ میدان میں اتر آیا اور اس واقعہ پر ''آپ کی رائے'' کے نام سے میڈیا ٹرائل شروع کردی، ورنہ یہ کوئی اتنی اہم خبر نہ تھی کہ جس پر دنیا بھر کے عوام سے ان کی رائے لینے کے بہانے اس کی تشہیر کی جاتی۔

بہت سے ممالک میں مسلمان طالبات کے لئے اسکارف باندھنے پر پابندی ہے اور کوئی اس پابندی کی پاسداری نہ کرے تو اسے تعلیمی ادارہ سے نکال دیا جاتا ہے، اس پر تو بی بی سی کو دنیا بھر کے عوام سے ان کی رائے لینے کی ضرورت کبھی پیش نہ آئی کہ طالبات کی تعلیم صرف اسکارف پہننے کے جرم میں کیوں منقطع کی جارہی ہے۔

ہر ملک کے اچھے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے اپنے کچھ کوڈ آف کنڈکٹ ہوتے ہیں جن کی پابندی کرنا ہر طالب علم کے لئے ضروری ہوتا ہے، اگر کوئی طالب علم ان کی خلاف ورزی کرے تو اسے اس کالج یا یونیورسٹی سے نکال دیا جاتا ہے، بہت سے ممالک میں آئے دن ایسے بے شمار طلبا نکال دیئے جاتے ہیں۔ بی بی سی کے دل میں کبھی ان کے لئے رحم کے جذبات نہیں ابھرے کہ اس پر ''آپ کی رائے'' لی جاتی۔

پڑوسی ملک میں گائے ذبح کرنے کی قانونی پابندی ہے، اس پابندی پر تو بی بی سی نے کبھی عوامی رائے نہیں لی کہ یہ مذہبی معاملہ ہے، پھر پاکستان کے مذہبی معاملات میں مداخلت کیوں؟ اچھوتوں کی حق تلفی بلکہ ان پر تشدد کے واقعات پر بی بی سی کو کبھی عوامی رائے لینے کا خیال کیوں نہ آیا؟

ہولوکاسٹ اور یہودیوں کے خلاف تقریر اور تحریر پر یورپی ممالک میں عائد قانونی پابندیوں پر کبھی بی بی سی نے عوامی رائے لینے کی تکلیف گوارا کیوں نہیں کی؟

پھر پاکستان کے ایک میڈیکل کالج کے کوڈ آف کنڈکٹ کی خلاف ورزی کرنے پر دینی منافرت

مخلوق کے آرام کی فکر!

حضرت نصیرالدین چراغ دہلویؒ کی مجلس میں ایک بار علاؤالدین خلجی کا ذکر آیا تو حضرت نے فرمایا کہ ملک التجار قاضی حمیدالدین جب اودھ آئے تو ایک دعوت میں مجھ کو بھی بلایا، دعوت کے بعد جب تمام لوگ رخصت ہوگئے تو میں تنہا رہ گیا، اثنائے گفتگو میں ملک التجار نے کہا کہ ایک بار میں نے سلطان علاؤالدین خلجی کو پلنگ پر برہنہ سر اور زمین پر پاؤں لٹکائے ہوئے بیٹھے دیکھا، وہ کسی فکر میں غرق اور مبہوت تھے۔ میں سامنے پہنچا تو اس کو بالکل بے خبر پایا، میں نے باہر آکر کسی شخص سے کہا کہ آج سلطان کو میں نے اس حال میں دیکھا ہے تو بھی چل کر دیکھ، میرے ساتھ وہ بھی اندر گیا تو سلطان کو باتوں میں لگایا پھر عرض کیا حکم ہو تو کچھ بیان کروں؟ سلطان نے اجازت دی تو میں آگے بڑھا اور کہا کہ آپ کو میں نے کافی مبہوت اور پریشان دیکھا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

سلطان نے کہا: سنو! مجھ کو چند روز سے یہ فکر ہے کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کا حاکم بنایا ہے اب کچھ کام ایسا کرنا چاہئے کہ جس سے تمام مخلوق کو نفع پہنچے، سوچا کیا کروں؟ اگر اپنا خزانہ تقسیم کروں تو بھی مخلوق کو زیادہ نفع نہیں ہوگا، اب ایک بات یہ سوچی ہے کہ غلہ کی ارزانی کی تدبیر کروں، اس سے مخلوق کو خاطر خواہ فائدہ پہنچے گا، اس کی تدبیر یہ ہے کہ بنجاروں کے نائکوں کو حکم دوں کہ وہ حاضر ہوں اور وہ جو غلہ اطراف ملک سے ہزاروں بیلوں پر لاتے ہیں، اس کی قیمت اپنے خزانہ سے ادا کروں اور ان کے خانگی خرچ کے لئے علیحدہ سے رقم دوں تاکہ وہ بے فکر رہیں۔

قاضی حمیدالدین نے یہ واقعہ بیان کرکے کہا کہ غرض یہی بات عمل میں لائی گئی، شاہی فرمان جاری ہوا، قیمت اور خرچ شاہی خزانے سے ادا کئے گئے، غلہ بکثرت آنے لگا، چند روز میں گندم، شکر اور دوسری چیزوں کی قیمتوں میں خاطر خواہ کمی ہوئی اور لوگ آسودہ رہنے لگے۔ مرسلہ: ابوسعید محمد عمر، کراچی

پھیلانے اور پاکستان کے آئین اور قانون کی خلاف ورزی کرنے پر چند شرپسند طلبا کو نکال دیے جانے کے واقعہ کو بی بی سی کیوں عالمگیر مسئلہ بنانے پر تلا ہوا ہے؟ اس کی وجوہات جاننے کے لئے دماغ پر کچھ زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں۔

پھر آج کل یہ معلوم کرنا کہ دنیا کے کتنے ممالک کے کتنے لوگوں نے ان کی ویب سائٹ کھولی کوئی مشکل نہیں۔ بی بی سی کو بھی معلوم ہے کہ زیادہ تر مسلمان اس طرح کی خرافات میں بہت کم حصہ لیتے ہیں، انہیں یہ بھی یقین ہے کہ ''آپ کی رائے'' میں رائے زنی کرنے والے زیادہ تر دنیا کے دوسرے خطوں کے غیر مسلم ہی ہوں گے جو اپنے یا مسلمانوں ہی کے نام سے اپنے دل کی بھڑاس نکالیں گے اور چونکہ انہیں قادیانیت کی ابتداء اور اسے وجود میں لانے کے مقاصد اور قادیانیوں کی شرپسندی کا سرے سے علم ہی نہیں یا پھر علم ہے تو انہوں نے اس طرف سے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں یا تعصب کی عینک چڑھا رکھی ہے، اس لئے وہ اس واقعہ کو انسانی حقوق آزادی کا دل میں درد لئے اسے دہشت گردی کے زمرہ میں ڈال کر بے لاگ تبصرے کریں گے، جس سے اسلام اور مسلمانوں کو بنیاد پرست، دہشت گرد اور نہ جانے کیا کیا گردانا جائے گا۔

اور ایسا ہی ہو رہا ہے، موجودہ تبصروں میں ایک تبصرہ بھی نظر سے ایسا نہیں گزرا جو حقیقت پر مبنی ہو، وجہ اس کی یہ ہے کہ وہ ہی تبصرے شامل کئے جاتے ہیں، جنھیں بی بی سی کی ٹیم پاس کردے، پالیسی کے خلاف تبصرے شائع ہی نہیں کئے جاتے، سارے تبصرے اور رائیں تعصب، جذباتیت اور لفاظی میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں تاکہ دنیا بھر کے عوام الناس جو دین اسلام کی حقیقی تعلیمات سے قطعی نابلد ہیں، انہیں اسلام اور پاکستان سے متنفر کیا جائے اور قادیانیت کے لئے رحم کے جذبات ابھارے جائیں، ایک تبصرہ بھی ایسا پڑھنے میں نہیں آیا جبکہ پاکستان میں بھی دوسرے ممالک کی طرح ہر مذہب کے ماننے والے بے شمار طلبا مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھتے ہیں، آخر انہیں کیوں نہیں نکالا جاتا؟ اس لئے کہ یہ پاکستان کے آئین و قانون اور کالج و یونیورسٹیوں کے کوڈ آف کنڈکٹ کی پاسداری کرتے ہیں اور جو بھی طالب علم ان کی پاسداری نہیں کرتا، اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہوتی ہے، چاہے طالب علم مسلمان ہو یا غیر مسلم، کیا ایسا ساری دنیا میں نہیں ہوتا؟ تو پھر پاکستان پر ہی تنقید کیوں؟ دنیا کا کوئی بھی ملک اپنی عوام میں منافرت پھیلانے کی اجازت نہیں دیتا تو پاکستان کے لئے مختلف معیار کیوں؟ جبکہ قادیانی تو پھر انتہائی شرپسند ہیں، اپنے کو مسلمان ظاہر کرکے فساد پھیلانے کی کوششوں میں مصروف رہتے ہیں، اگر کوئی عیسائی یہ کہے کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا تو کیا دنیا اسے عیسائی مان لے گی؟ یا یہودی اگر کہے کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا تو کیا دنیا اسے یہودی مان لے گی؟ نبی پاک کی تعلیمات پر عمل نہ کرنا اور بات ہے اور نبی آخرالزماں کے بعد کسی دوسرے نبی کا اقرار کرنا دوسری بات ہے، اس سے اس کا دین بدل جاتا ہے، یہ بات آخر بی بی سی کے تبصروں میں کیوں نہیں اجاگر کی جارہی؟ ایسے تبصروں کو کیوں شائع نہیں کیا جارہا؟ یہ وضاحت کیوں نہیں شامل کی جارہی کہ قادیانی تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں تو وہ مسلمان کہاں سے ہوگئے؟ کیا عیسائی یا یہودی قادیانیوں کے موجودہ اعتقادات کو سامنے رکھتے ہوئے انہیں عیسائی یا یہودی تسلیم کرلیں گے؟ کیا چرچ آف انگلینڈ ایسے لوگوں کی ریشہ دوانیوں کو اپنے ملک میں برداشت کرلے گا؟ اسرائیل ایسے لوگوں کو یہودیوں کی بستیوں میں یہودی قرار دے کر آباد کرے گا کہ فساد پھیلاتے پھریں، تو پھر پاکستان کے لئے اس کے برعکس کیوں؟

پھر اس معمولی واقعہ کی غیر معمولی تشہیر بے مقصد معلوم نہیں ہوتی، اس کے پیچھے یقیناً بہت سے ممالک اور بہت سے طبقوں کے ذاتی مفادات وابستہ ہوں گے، یہ سب ان بھیانک سازشوں میں سے ایک مکروہ سازش ہے جو اس وقت مسلمانوں کے خلاف ساری دنیا میں جاری ہے۔

ایک طرف مسلمان علماء کرام اور دانشور دنیا کو امن اور عالمی مسائل کے حل کے لئے مثبت اقدام تجویز کررہے ہیں اور دوسری طرف بی بی سی کا اسلام دشمنی میں یہ شرمناک پروپیگنڈا کسی اور طرف اشارہ کررہا ہے، کہیں یہ مسلمانوں کے مثبت اقدام کو سبوتاژ کرنے کی کوشش تو نہیں؟؟

پھر دشمن تو برصغیر میں داخل ہونے کے ساتھ ہی ایک تیر سے کئی شکار کرنے کا عادی ہے، یہ شرپسند طلبا جو نکالے گئے اتنے بے وقوف نہ تھے کہ تادیبی کارروائی کا یقین ہونے کے باوجود پھر ان سے یہ غیر قانونی حرکت سرزد ہوگئی، یقیناً انہیں یہ باور کرایا گیا ہوگا کہ اپنے جن آقاؤں کے ایماء پر وہ یہ کام کررہے ہیں، وہ انہیں نہ صرف سزا سے بچالیں گے بلکہ سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین جیسے ہزاروں، لاکھوں افراد کی طرح کوئی نہ کوئی ملک انہیں اپنے ہاں لے جائے گا؟ شہریت بھی عطا ہوگی، اچھے میڈیکل کالج میں داخلہ بھی مل جائے گا اور زندگی بھر کا وظیفہ بھی جاری ہوجائے گا۔

اور ان کے آقاؤں کا مقصد یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ پاکستان کے گلے میں پہلے سے پڑے ہوئے بنیاد پرستی اور دہشت گردی کے بے بنیاد پھندے کو تھوڑا اور ٹائٹ کردیں تاکہ نئی سیاسی حکومت کو بلیک میل کرکے ان سے اپنی مرضی کے مطابق فیصلے اور قانون سازی کرواسکیں۔ ☆......☆

انور غازی

ڈرو اس وقت سے!!

سوالبارڈ (Syalbard) ایک جزیرہ ہے، یہ نارتھ پول اور ناروے کے بیچ میں واقع ہے، دنیا کا سب سے سرد علاقہ ہے، اس کا درجہ حرارت ہمیشہ منفی ڈگری سینٹی گریڈ رہتا ہے، اس میں والٹ یعنی ''حفاظتی تہہ خانہ'' کو ایک پہاڑ میں تقریباً ۴۰۰ فٹ اندر لمبی سرنگ کھود کر بنایا گیا ہے، یہ والٹ سمندر کی سطح سے ۱۳۰ میٹر بلند ہے، کسی بھی سمندری آفت یا سطح سمندر کے بڑھنے کے خطرات سے محفوظ رہے گا، اس میں تین والٹس بنائے گئے ہیں جن میں ۱۵ لاکھ بیجوں کے سیمپلز فی والٹ رکھے جاسکتے ہیں، مجموعی طور پر ۴۵ لاکھ نمونے رکھے جاسکتے ہیں یہاں کا درجہ حرارت منفی ۱۸ ڈگری رکھا جائے گا جو کہ ان بیجوں کی عرصہ دراز تک حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ ۱۹/ جون ۲۰۰۶ کو اس گلوبل سیڈ والٹ کا سنگِ بنیاد ناروے، سویڈن، فن لینڈ، ڈنمارک اور آئی لینڈ کے وزرائے اعظم نے رکھا تھا، اس کو ناروے حکومت نے ۸ ملین ڈالرز کی خطیر رقم سے تعمیر کیا ہے، ۲۶/ فروری ۲۰۰۸ کو اسے مکمل کرلیا گیا ہے، ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق اس وقت دنیا میں ۲۰ لاکھ مختلف اقسام کے بیج مختلف ملکوں کے جینز بینکوں میں محفوظ ہیں لیکن یہ تمام بینک قدرتی آفات اور نیوکلیئر جیسے خطرات سے بچے ہوئے نہیں، جس کے باعث ان کی بقا یقینی نہیں، ان خطرات کے پیشِ نظر سائنس دانوں کی ایک کمیٹی اس بات پر متفق ہوئی کہ ہمیں اب اس بنیادی ضرورت کی حفاظت اور بقا کے لئے کرۂ ارض پر بدترین صورت حال کو ذہن میں رکھتے ہوئے... جس میں کوئی بہت بڑی قدرتی آفت کی وجہ سے یا نیوکلیئر وار کی وجہ سے کسی ملک یا خطے کی زمینی پیداواری صلاحیت کا یکسر ختم ہوجانا.... کوئی خاص بیج کی نسل کا دنیا سے یکسر ختم ہوجانا جیسے خطرات کو سامنے رکھتے ہوئے، کوئی انتہائی جدید اور محفوظ انتظام کرنا ہوگا، اس سلسلے میں انہوں نے ''گلوبل سیڈ والٹ'' پر کام شروع کیا اور ایک مکمل فیزیبلٹی رپورٹ تیار کی، جس کی منظوری کے بعد کام شروع کردیا گیا، اس وقت یہ مرکز فعال ہوچکا ہے۔

اس صدی میں ایٹمی دوڑ کی وجہ سے فطرتی نظام بُری طرح مجروح ہوا ہے، فضا میں اس قدر آلودگی ہے کہ ماہرین فلکیات وارضیات کے مطابق آئندہ سالوں میں شدید گرمی، حبس اور سردی ہوگی، دنیا تیزی سے اپنے منطقی انجام کی طرف جارہی ہے، اس بات پر سبھی متفق ہیں، اگر اب تیسری عالمی جنگ... جو کہ ایٹمی جنگ ہوگی... چھڑگئی تو اتنی تباہی آئے گی کہ شاید حضرت نوح علیہ السلام کے دور کی طرح پوری دنیا ختم ہوکر رہ جائے۔ ماہرین ارضیات کی مختلف رپورٹوں کے مطابق آئندہ پندرہ بیس سالوں میں خوفناک زلزلے، سیلاب، آندھی، طوفان اور تباہی آنے کا شدید امکان ہے، ویسے پچھلے تین سالوں سے امریکا، یورپ، ایشیاء پوری دنیا میں ہولناک طوفان اور زلزلے آ بھی چکے ہیں۔ سونامی کی تباہی کے آثار اب تک ہیں۔ ۸/ اکتوبر ۲۰۰۵ء میں پاکستانی علاقوں سرحد اور کشمیر میں آنے والے شدید ترین زلزلے کی صورت میں ایک ایسا کربناک انسانی حادثہ پیش آیا جس کے نتیجے میں آناً فاناً سوا لاکھ سے زائد انسان مرگئے، ہزاروں معذور ہوگئے اور لاکھوں زخمی ہوئے، زندگی کا دھارا اس طرح بکھرا کہ آج کئی سال گزرنے کے بعد بھی حالات معمول پر نہیں آسکے، اسی سال میانمار میں اس قدر شدید زلزلہ آیا کہ گاؤں کے گاؤں، شہر کے شہر صفحۂ ہستی سے مٹ گئے، ۲ لاکھ سے زائد افراد مارے گئے، میانمر میں سمندری طوفان کے بعد ۸۰۰۰ے افراد تاحال لاپتا ہیں، سینکڑوں خاندان اُجڑ گئے ہیں، ینگون میں تین ماہ گزرنے کے باوجود اس قدر تباہی مچی ہوئی ہے کہ اس علاقے میں لوگ خوف کے مارے آباد ہونے کو تیار نہیں، کئی وجوہ کی بنا پر میانمر حکومت نے اس تباہی و بربادی کے ہولناک مناظر دکھانے اور فلمانے کی اجازت بھی نہیں دی، اس وقت مختلف رپورٹوں کے مطابق ۲۵ لاکھ افراد کو شدید بھوک وافلاس کا سامنا ہے، اقوام متحدہ سمیت مختلف ممالک میانمار کے آفت زدہ افراد کے غموں کو ہلکا کرنے کی بھرپور کوشش کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے میانمار کی ہولناک تباہی کے اثرات جلد از جلد ختم ہوسکیں، میانمار میں زلزلے اور سمندری طوفان کے چنددن بعد ہی ۱۲/ مئی ۲۰۰۸ کو چین میں بھی شدید زلزلہ اور طوفان آیا۔ چین کے جنوب مغربی صوبے سچوان (Sichuan) میں ہولناک زلزلے

کے علاوہ لینڈ سلائیڈنگ، دریاؤں میں شدید طغیانی، بارش اور سیلاب سے ہزاروں گھر، سرکاری و نجی املاک زمین بوس ہوگئیں، ایک محتاط اندازہ کے مطابق ریکٹر اسکیل پر زلزلے کی شدت ۷.۹ ریکارڈ کی گئی جس سے بڑے پیمانے پر جانی اور مالی نقصان ہوا، اب تک ۹۵ ہزار سے زائد مرد، خواتین، بچے اور بوڑھے ہلاک ہوچکے ہیں، لاپتا افراد کی تعداد سوا دو لاکھ بتائی جاتی ہے، خوفناک زلزلے سے زخمی، معذور اور متاثرہ افراد کا اندازہ ایک کروڑ سے زائد لگایا گیا ہے، بچوان اور ملحقہ علاقوں میں زلزلوں کے آفٹر شاکس ابھی تک جاری ہیں اور خوف وہراس کے شکار افراد وسیع پیمانے پر نقل مکانی کر رہے ہیں۔ ہزاروں ایکڑ پر مشتمل ملبہ تلے نعشیں ابھی تک دبی ہوئی ہیں، امدادی کارکن نعشوں اور زخمی افراد کو نکالنے میں مصروف ہیں، چین میں زلزلے اور طوفان کے ایک جھٹکے میں ۲۲ ارب کا نقصان ہوچکا ہے، ابھرتی ہوئی سپر پاور چین کی اب یہ حالت ہے کہ وہ پاکستان جیسے پسماندہ ملک سے مدد لینے پر مجبور ہے، ایک درجن کے قریب نئی جھیلیں معرض وجود میں آچکی ہیں، جھیل کے ٹوٹنے سے دس لاکھ سے زائد افراد کو شدید خطرات لاحق ہوگئے ہیں۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ مصیبت کی اس گھڑی میں چینی قوم نے جس عظیم یکجہتی اور انسانی ہمدردی کا مظاہرہ کیا وہ قابل تعریف ہی نہیں قابل تقلید بھی ہے، اس آزمائش کے موقع پر پاکستان سمیت پوری دنیا نے چین کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھا اور یہی پیغام دیا کہ مصیبت کے وقت انسانیت کے ناتے ہم سب ایک ہی ہیں، زلزلے، حوادث اور طوفانوں سے متعلق سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیوں آتے ہیں؟ اس کے مختلف مادی اور روحانی اسباب ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”زمین اور آسمان میں جو فساد ظاہر ہوتا ہے، اس کا سبب انسانوں کے اپنے اعمال ہی ہیں۔“

انسان جیسے اعمال کرتا ہے ویسے ہی اس کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں، ایسے حوادث کے ذریعے اللہ تعالیٰ تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ توبہ اور رجوع کریں۔ یہ علامات قیامت میں سے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زمین ہلنے لگی تو آپ نے زمین پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ”ٹھہر جا! ابھی قیامت کا وقت نہیں آیا“ اور پھر آپ نے لوگوں سے مخاطب ہوکر فرمایا: ”اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور معافی مانگو“ اس سے معلوم ہوتا ہے زلزلوں اور حوادث کا ایک بڑا سبب گناہ، ناانصافی اور ظلم وستم بھی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں زلزلہ آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”اس زلزلے کا سبب لوگوں کے گناہ ہیں۔“ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے زمانے میں زلزلہ آیا تو آپ نے فرمایا: ”اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تنبیہ فرما کر توبہ واستغفار کروانا چاہتے ہیں۔“

قارئین! ہم مسلمان ہیں اور ہمیں اللہ تعالیٰ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنہری اور ابدی تعلیمات کی روشنی میں سوچنا اور غور وفکر کرنا چاہیے، ہمیں غیر مسلم اور لادینوں کی طرح سوچنے کی چنداں ضرورت نہیں، اہم بات یہ ہے کہ ہر چیز کے دو اسباب ہوتے ہیں: ایک روحانی دوسرا مادی۔ زلزلے، طوفان اور سیلاب کے دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھنا چاہیے، اسلام نے مادی اسباب سے قطعاً منع نہیں کیا بلکہ زمینی حقائق کو تسلیم کیا ہے، یہ تاثر بھی غلط ہے کہ مسلمان صرف روحانی سبب کو ہی لیتے ہیں اور مادی کو بھول جاتے ہیں، بے شک زمین کے اندر ایسے بخارات ہیں جو محتبس ہوجاتے ہیں اور نکلنا چاہتے ہیں، اگر زمین کے مسام تنگ ہوجاتے ہیں تو ان کی حرکت سے زمین حرکت کرنے لگتی ہے، بعض ان بخارات کی علت اجزائے ناریہ کو بتلاتے ہیں جو کوہ آتش فشاں کے گرد وپیش میں مجتمع ہوجاتے ہیں اور بعض آثار طبیہ سے اسی کا علت ہونا صحیح ثابت ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اگر یہ زلزلے، طوفان اور عذاب انسانوں کے گناہوں کے سبب ہیں تو پھر یہ آفات غیر مسلم ممالک اور خصوصاً اللہ تعالیٰ کے نہ ماننے والوں پر آنے چاہئیں، برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر

احسان وسلوک کی منازل طے کرنے والے علماء، طلباء اور عامۃ المسلمین کیلئے
عظیم خوشخبری
القرآن الکریم
بیان القرآن
ترجمہ وتفسیر مع مسائل السلوک
مقدس تحفہ
خصوصیات
پہلی مرتبہ حضرت تھانویؒ کے ترجمہ ومختصر تفسیر کے ساتھ تسہیل مسائل السلوک کا اضافہ
خوبصورت کتابت ٭ کمپیوٹر کمپوزنگ
٭ دو رنگہ عمدہ پرنٹنگ
٭ خوبصورت اور مضبوط گولڈن جلد
اپنے شہر کے قریبی کتب خانہ سے طلب فرمائیں یا براہ راست ادارہ سے رابطہ کریں
حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہ
042-7313392
0300-4420434
0333-4125300
اقرأ اشرفیہ کمپنی فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر-40 اردو بازار لاہور

کیوں؟ اس کا جواب یوں سمجھئے جس طرح اگر کسی شخص کا دورانِ خون ہی خراب ہوجائے تو پھوڑے پھنسیاں کہیں بھی نکل سکتی ہیں، اسی طرح مجموعی طور پر جب انسانوں کے اعمال... خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم... خراب ہوجائیں، ہر طرف ظلم و ستم، ناانصافی اور گناہوں کا راج ہو تو اس کے اثرات کہیں بھی ظاہر ہوسکتے ہیں، غور کرنے کی بات یہ بھی ہے کہ عذاب، زلزلے اور طوفان ہمیشہ مسلمانوں ہی کے علاقوں میں نہیں آتے بلکہ امریکا، یورپ میں بھی آتے رہے ہیں۔ گزشتہ سال اگر کشمیر و سرحد میں زلزلہ آیا تھا تو اس سال چین میں بھی آیا ہے، اگر طوفان میانمار میں آیا ہے تو دو سال قبل امریکا کی ریاستوں نیو آرلینز میں بھی آیا تھا، دوسری بات یہ ہے کہ ظلم و ناانصافی، اسمگلنگ، ہیروئن، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، ارتکازِ دولت، کاروکاری، ڈاکازنی، ریپ، اغوا، ٹیکس چوری، ناحق خون بہانا، قتل و غارت، ہوسِ ملک گیری اور دیگر گناہوں کا وبال رزق کی تنگی کی صورت میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔

قرآن کریم کی سورہ طٰہٰ کی آیت نمبر۱۲۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر لوگوں نے میری نازل کی ہوئی ہدایات، اصولوں و قوانین اور تعلیمات سے اعراض اور انحراف کیا تو میں ''معیشت ضنکا'' مسلط کردوں گا، ''معیشۃ ضنکا'' عربی میں ایسی معیشت کو کہتے ہیں، جس میں کثیر آمدنی کے باوجود گزارہ مشکل ہوجائے۔ ہر طرف پریشانی اور غم ہو، حالات خراب ہوں، دولت کی خاطر بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا ہو، قرآن کریم کے اس حکم کو پیش نظر اور مدنظر رکھ کر سوچا جاسکتا ہے کہ آج پوری دنیا میں خوراک کا مسئلہ گھمبیر صورت حال اختیار کرچکا ہے۔ یورپ، امریکا، افریقہ، آسٹریلیا اور ایشیاء ہر جگہ ہزاروں، لاکھوں نہیں کروڑوں انسان بھوک و افلاس اور خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں، پاکستان میں دنیا بھر میں بہترین گندم ہوتی ہے، لیکن آج ہم دانے دانے کو ترس رہے ہیں۔ امریکا و یورپ میں اکثر لوگوں کو تمام سہولیات موجود ہیں، پھر خودکشیاں ہورہی ہیں، سکون ناپید ہوچکا ہے، اسکینڈے نیویا کے ممالک میں ہر شخص کو ہر عیاشی اور عیاشی کے لئے درکار ہر ممکنہ سہولت موجود ہے لیکن سب سے زیادہ ریکارڈ خودکشیاں ہورہی ہیں، کیوں؟ اس پر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

ماہرین اس بات کا ببانگ دہل اعلان کررہے ہیں کہ آئندہ چندرہ سالوں میں تاریخ کا بدترین قحط پڑے گا، طوفان، زلزلے اور آفات آنے والی ہیں جس سے ملک اور نسلیں ختم ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔ شاید اسی وجہ سے امریکا، برطانیہ، روس، چین اور دیگر بڑے ممالک نے ذخیرہ اندوزی شروع کردی ہے، گزشتہ دنوں کی خبر ہے کہ امریکا نے اپنے تیل کو ذخیرہ کرنا شروع کردیا ہے تاکہ قحط میں حالات سے نمٹا جاسکے، انہی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے سائنس دانوں نے Syalbardنامی جزیرے میں جینز محفوظ کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔

اے دنیا کے لوگو! ڈرو اس وقت سے جو ہے آنے والا اور پناہ مانگو رب کائنات سے جو توبہ قبول کرنے والا ہے۔ (بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی)

☆☆..................☆☆

جوانی میں نیک اعمال کرنا

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہ ارشاد فرماتے ہیں: لوگ بڑھاپے کے زمانے کا انتظار کرتے ہیں کہ تمام گناہوں سے توبہ اور اخلاق ذمیمہ ورذیلہ کی اصلاح بڑھاپے میں ہی کریں گے، ان کا انتظار بالکل بے ہودہ اور غلط ہے، کیونکہ جو اخلاقِ ذمیمہ ورذیلہ جوانی میں راسخ ہوگئے ہیں، وہ بڑھاپے میں مزید راسخ ہوجاتے ہیں، پھر ان کی اصلاح مشکل ہوجاتی ہے، جس چیز کی عادت جوانی میں نہیں گئی وہ بڑھاپے میں کہاں جائے گی؟

جوانی میں جس عمل صالحہ پر مداومت ہوجائے تو یہ عملِ صالحہ بڑھاپے میں بھی آسانی سے ہوسکے گا، بالفرض اگر بڑھاپے میں نہ ہو تو ثواب مداومت کی وجہ سے ضرور لکھا جائے گا۔ اللہ نے اعمالِ صالحہ میں برکت خاصہ رکھی ہے، جس سے قلب میں نور پیدا ہوتا ہے، اس نور کے پیدا ہونے سے ظلمت کینہ، ظلمتِ حسد، ظلمتِ کبر، ظلمتِ غصہ اور ظلمتِ معصیت وغیرہ دور ہوجاتی ہے، جب یہ تمام ظلمتیں دور ہوجاتی ہیں تو طبیعت اور قلب میں نشاط، تازگی، شگفتگی اور فرحت پیدا ہوجاتی ہے اور ایسا شخص بڑھاپے میں بھی نکما نہیں ہوتا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بالالتزام قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو بڑھاپے میں اس کے حواس خراب نہیں ہوتے، چنانچہ بڑھاپے میں حواس خراب ہونے سے بچنے کی تدبیر قرآن کی تلاوت ہے، ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ جس کی جوانی کی نشوونما اللہ کی فرمانبرداری میں ہوئی ہو وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ اگر تم کو یہ منظور ہو کہ بڑھاپے میں آسودہ حال رہو تو جوانی میں گناہوں کو چھوڑ دو، خصوصاً دو چیزوں کو چھوڑ دو: حسن پرستی اور خوش آوازی میں مشغول ہونا، کیونکہ ان دونوں میں مشغولیت سے بڑھاپے میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا جوانی کو امیدوں کے میدان میں تباہ و برباد نہیں کرنا چاہئے کہ نیک اعمال بڑھاپے میں کریں گے، بلکہ ہمت، اخلاص اور مداومت کے ساتھ نیک اعمال جوانی میں شروع کردینا چاہئیں۔ (از نظامِ شریعت)

مولانا محمد عرفان، کراچی

نبوت اور رسالت قرآن وحدیث کی روشنی میں

مفتی محمد فیض الحق

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے نبی اور رسول تشریف لائے، انہوں نے صرف نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا مگر امام الانبیاء نے صرف اپنے نبی اور رسول ہونے کا نہیں بلکہ خاتم النبیین ہونے کا بھی دعویٰ فرمایا، چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

"ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین." (الاحزاب:۴۰)

ترجمہ: "محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم پر ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں واضح طور پر بیان فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے خاتم ہیں، آپ کی تشریف آوری تمام نبیوں کے بعد ہوئی اور آپؐ پر نبوت کا اختتام ہوگیا۔

خاتم النبیین کے لفظ کے متعلق مرزا قادیانی کی تاویلات

اس مذکورہ آیت کریمہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعوؤں کو خاک میں ملادیا اور اس کا حوصلہ پست کردیا، اس لئے مرزا قادیانی اور اس کے چیلے چانٹوں نے لفظ "خاتم" کے ایسے ایسے معنی گھڑے کہ ابلیسی تلبیسات بھی منہ چھپالے۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ "خاتم" بمعنی مہر ہے اور آیت کا مطلب ومفہوم یہ ہے کہ: "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کی مہر ہیں، جس پر آپ مُہر لگادیں وہ نبی بن جاتا ہے، (مجھ پر وہ مہر لگی ہوئی ہے لہٰذا میں نبی ہوں)۔" (حقیقت الوحی، ص:۹۷)

سبحان اللہ! چشم بددور! اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے آپ نبی بن گئے تو اس مہر سے ابوبکر صدیقؓ نبی کیوں نہ بنے؟ وہ مہر عمر فاروقؓ پر کیوں نہ لگائی؟ آپؐ نے وہ مہر اپنے دوہرے داماد عثمان غنیؓ پر کیوں نہ لگائی؟ اس مہر نے حضرت علیؓ کو نبی کیوں نہ بنایا؟ تعجب ہے کہ جس مہر سے کوئی صحابی نبی نہ بنا کوئی تابعی نبی نہ بنا، تبع تابعی پر وہ مہر نہ لگی، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی بڑے بڑے محدثین اور بڑے بڑے فقہاء اور مجتہدین اس مہر سے نبوت کے مقام پر فائز نہ ہوئے، چودہ صدیوں میں وہ مہر لگی تو قادیان کے مرزا غلام احمد قادیانی پر۔

خاتم اور خاتَم کے معنی

عربی زبان ام الالسنہ ہے یعنی تمام زبانوں کی ماں ہے، اس کے ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنی بنتے ہیں، یہی لفظ خاتم اور خاتَم کا ایک معنی: (۱) نگینہ اور مہر ہے جس پر نام وغیرہ کندہ کئے جاتے ہیں، (۲) انگوٹھی، (۳) گھوڑے کے پاؤں کی سفیدی، (۴) آخر القوم یعنی قوم کا آخری فرد، (۵) گدی کے نیچے کا گڑھا۔

ان پانچ معنوں میں سے کون سا معنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کرنا مناسب ہوگا یقیناً چوتھا معنی (آخر القوم قوم کا آخری فرد) ہر حال میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مناسب ہوگا۔

خاتم یعنی "ت" کو اگر زیر سے پڑھیں تو یہ اسم فاعل ہے، جس کے معنی ہیں ختم کرنے والا، خاتم یعنی "ت" کو اگر زبر سے پڑھا جائے تو اس کے معنی ہیں مہر۔ یہ دونوں معنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے لئے مناسب بھی ہیں اور ختم نبوت کے وصف کو اجاگر بھی کررہے ہیں، لیکن یاد رہے کہ جن علماء لغت نے خاتم کے ایک معنی مہر بتایا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کو اس طرح مضبوطی سے بند کردینا کہ باہر سے کوئی شے اندر نہ جاسکے، اس صورت میں خاتم النبیین کا مطلب یہ ہوگا کہ پہلے انبیاء کرام کی آمد کا سلسلہ جاری تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد یہ سلسلہ بند ہوگیا اور اس پر مہر لگادی گئی تاکہ قادیانی جیسے کوئی کذاب ودجال اس میں داخل نہ ہوسکے۔

ختم نبوت پر بے مثال دلیلیں

اگر امام الانبیاء کے بعد بھی نبوت ورسالت اور وحی کے نزول کا سلسلہ جاری وساری رہنا ہوتا اور آپ کے بعد کسی ظلی وبروزی اور غیر تشریعی نبی نے آنا ہوتا تو قرآن مجید جس طرح گزرے ہوئے انبیاء کا اور ان کی وحی کا تذکرہ کرتا ہے، اسی طرح قرآن آنے والے نبی کا بھی تذکرہ کرتا، اس کے اوصاف بتلاتا، اس کا حلیہ، جائے پیدائش اور اخلاق وعادات کا مکمل ذکر کرتا تاکہ بعد میں آنے والے لوگوں کو اس نبی کے پہچاننے میں کوئی دقت اور شبہ باقی نہ رہے، کیا آپ نے نہیں پڑھا

کہ تورات وانجیل جہاں پہلے انبیاء کا تذکرہ کرتی تھیں وہاں آنے والے انبیاء خصوصاً امام الانبیاء کے پورے حالات و معلومات صورت وسیرت، وطن معاشرت اور ہجرت تک کا تذکرہ کرتی تھیں اور آنے والے انبیاء پر ایمان لانے کا حکم بھی ان میں موجود تھا، مگر اس کے برعکس پورا قرآن مجید پڑھ جائیے، ایک ایک سورت اور ایک ایک رکوع کی تلاوت کیجئے قرآن کی ایک ایک آیت پڑھ لیجئے آپ کو کسی جگہ بھی بعد میں پیدا ہونے والے نبی کا نام، اس کا حلیہ اس کا وطن یا اس پر ایمان لانے کا ذکر نہیں ملے گا۔ گزرے ہوئے انبیاء کرام کے اسماء گرامی ان کے وطن، قیام کی جگہ ہجرت کے واقعات، ان کی تبلیغ کا انداز، قوم کا انکار اور انجام کے تذکرے ایک جگہ نہیں مختلف مقامات پر ملیں گے، کیا قرآن مجید کا یہ انداز اس بات کی واضح اور کھلی دلیل نہیں کہ امام الانبیاء کے بعد نبوت ورسالت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور اب کسی جدید نبی نے نہیں آنا، اس لئے کہ قرآن اس کی آمد کی کوئی اطلاع نہیں دیتا بلکہ کسی قسم کا اشارہ بھی نہیں کرتا۔

قرآن مجید ”من قبلک“ کی قید لگاتا ہے

قرآن مجید کا ایک انداز دیکھئے کہ وہ اکثر مقامات پر جہاں امام الانبیاء کی نبوت ورسالت اور وحی کا تذکرہ کرتا ہے، قرآن جہاں امام الانبیاءؐ پر ایمان لانے کا تذکرہ کرتا ہے وہاں کچھ مقامات پر آپؐ سے پہلے آنے والے انبیاء کرام اور ان پر اترنے والی وحی کا تذکرہ بھی کرتا ہے اگر آپ کے بعد بھی نبوت و وحی کا سلسلہ جاری رہنا ہوتا تو جہاں قرآن مجید ”من قبل“ اور ”من قبلک“ کی قید لگاتا ہے وہاں ”من بعد“ اور ”من بعدک“ کی قید بھی ضرور لگاتا، مگر پورے قرآن مجید میں کسی ایک مقام پر بھی آپؐ کے بعد آنے والی وحی یا جدید نبی کا ذکر تک نہیں، آیئے ذرا وہ آیات قرآنی دیکھئے جن میں ”من قبلک“ کی قید لگائی گئی۔

۱:...... ”وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون۔“

۲:...... ”سورۂ نحل:۴۳، سورۂ زمر:۶۵، سورۂ فرقان:۲۰، سورۂ آل عمران:۱۸۴۔“

نئے نبی کی آمد سے قرآن خاموش ہے

کیا یہ نکتہ قابل توجہ نہیں جو قرآن کریم علامات قیامت کی بہت سی جزئیات اور آخری زمانہ کے حالات بیان کرتا ہے، جو قرآن کریم ”یوم تاتی السماء بدخان مبین“ کا تذکرہ کرتا ہے جو قرآن کریم ”اخرجنا لھم دابۃ من الارض“ کی بات کرتا ہے، مقام غور ہے کہ جو قرآن کریم ”حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج“ کا ذکر کرتا ہے، وہ قرآن کریم اس نبی کا تذکرہ کیوں نہیں کرتا جو اس امت میں آنے والا تھا اور اس پر ایمان ضروری تھا؟

نئے نبی کی آمد سے حدیث بھی خاموش ہے

قرآن کریم کے بعد حدیث کی ایک ایک کتاب دیکھ لیجئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک ارشاد کا بغور جائزہ لیجئے، آپ کو کسی جگہ بھی یہ نہیں ملے گا کہ آپؐ نے اپنے بعد آنے والے کسی ظلی یا بروزی، تشریعی یا غیر تشریعی نبی کے آنے کی خبر اور اطلاع دی ہو یا فرمایا ہو کہ میرے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے جو نبی آئے اس پر ایمان لانا اور اس کی بھی اطاعت کرنا، دوسری جانب اس امت میں جس قدر قابل اتباع انسان پیدا ہونے یا تشریف لانے والے تھے ان سے امت کو مطلع فرمایا اور ان کی اقتداء اور پیروی کا حکم دیا، ارشاد فرمایا: ”اقتدوا من بعدی ابابکر و عمر“ (بخاری) یعنی میرے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی اقتداء کرنا، بھی فرمایا: ”علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین“ میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا۔

آخر زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کی خبر اور اطلاع دی، مگر کسی موقع پر یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد کوئی ظلی یا بروزی نبی پیدا ہوگا، اس پر ایمان لانا، کتنے تعجب کی بات ہے کہ جو نبی رؤف ورحیم ہے، جس نبی کی صفت رحمۃ للعالمین ہے جو نبی امت کا خیر خواہ ہے اور اسے چھوٹی اور بڑی باتوں کی اطلاع دیتا ہے، اپنے بعد آنے والے خلفاء کی اتباع کا حکم دیتا ہے بلکہ کہتا ہے اگر تم پر ایک اپاہج حبشی غلام حاکم بنادیا جائے تو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا، مگر وہ نبی وہ مشفق و مہربان پیغمبر اشارتاً بھی اپنے بعد پیدا ہونے والے نبی کی خبر اور اطلاع نہیں دیتا بلکہ ذکر تک نہیں کرتا۔

بات واضح ہوگئی کہ آپؐ کے بعد اگر کسی قسم کے نبی نے پیدا ہونا ہوتا تو امام الانبیاءؐ اس کے آنے کی اطلاع بھی دیتے اور اس پر ایمان لانے کا اپنی امت کو حکم بھی فرماتے، مگر بجائے اس کے کہ نئے نبی کی اطلاع یا خبر دیتے، آپ ﷺ نے تو بیسیوں مرتبہ انداز بدل بدل کر اس حقیقت کو واضح فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

امام اعظم سراج الائمہ امام ابوحنیفہؒ کے دور میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ مجھے موقع دو تاکہ میں اپنی نبوت پر برہان، معجزہ اور کوئی علامت پیش کروں، جھوٹے مدعی نبوت کی یہ بکواس امام اعظم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص اس سے نبوت کی کوئی دلیل یا علامت ونشانی طلب کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا اس لئے کہ نبی کریم ﷺ فرما چکے ہیں: ”لا نبی بعدی“ (مناقب امام اعظم لابن احمد المکی ج:۱ ص:۱۶۱)

ختم نبوت عقل کے معیار پر

قرآن وحدیث اور اجماع اصحاب رسول اور اجماع امت کے بعد غور طلب بات یہ بھی ہے کہ آخر

اب نئے نبی کی ضرورت کیا ہے؟ کیا نبوت کا پیغام ہم تک نہیں پہنچا؟ یا پہلے نبی کی تعلیم کو فراموش کر دیا گیا؟ یا پہلے نبی کی تعلیم میں تحریف ہوگئی ہے یا پہلے نبی کے نقش قدم کی پیروی کرنا ممکن نہیں رہا یا شریعت کے کچھ احکام نامکمل رہ گئے تھے؟ کہ نیا نبی انہیں مکمل کرے گا، ظاہر بات ہے کہ ان میں سے کوئی ایک ضرورت بھی امام الانبیاءؐ کے بعد باقی نہیں رہی، قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت جملہ اقوام کے لئے اور قیامت تک کے لئے ہے، جب آپ پر اترنے والی کتاب بغیر کسی ادنیٰ تحریف اور معمولی تغیر و تبدل کے جوں کی توں ہمارے پاس محفوظ ہے۔ جب امام الانبیاءؐ کا اسوہ حسنہ اور سنت مبارکہ اپنی پوری تفصیلات کے ساتھ اس کتاب کی توضیح و تشریح کر رہی ہے، جب شریعت اسلامیہ روز اول کی طرح آج بھی انسانی زندگی کے تمام نشیب و فراز اور زندگی کے تمام گوشوں اور شعبوں میں ہماری رہبری و رہنمائی کر رہی ہے، جب قرآن مقدس کی یہ آیت کریمہ آج بھی اعلان کر رہی ہے: "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" تو پھر کسی اور نبی کی بعثت کا فائدہ اور ضرورت کیا ہے؟ نئے نبی کے ذریعے کس مقصد کی تکمیل مقصود ہے؟ نئے نبی کے ذریعے کون سی تعلیم دینا مقصود ہے؟ جب امام الانبیاءؐ کو "سراجاً منیراً" کا تاج پہنا دیا گیا اور آفتاب محمدی پوری آب و تاب سے طلوع ہو چکا ہے اور اس کی روشنی سے جہاں گوشہ گوشہ اور ایک ایک کونہ روشن ہو چکا تو پھر دن کے اجالے میں کسی چراغ کو روشن کرنا عقل کے معیار پر پورا نہیں اترتا۔

قادیانی کے دھوکے کا جواب

مرزا غلام احمد قادیانی نے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دیا کہ جس عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کی خبر اور اطلاع احادیث میں دی گئی ہے، اس سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد ہے۔

ایک لطیفہ عیسیٰ پہلے مینار بعد میں

جب مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کیا کہ جس مسیح نے قرب قیامت میں آنا تھا میں وہی ہوں تو لوگوں نے اعتراض کیا کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ایک مینار پر اترنا ہے، اور آپ بغیر مینار کے تشریف لے آئے، مرزا نے جواب میں کہا یہ کون سی مشکل بات ہے مینار اب بنا لیتے ہیں، چنانچہ دعویٰ مسیحیت کے بعد مینار تعمیر ہوا۔

چڑی کے لوٹے کی طرح جس میں سوراخ تھا اور چڑی کے پیشاب کرنے تک پانی بہہ جاتا روز روز کی اس مصیبت سے چڑی تنگ آیا تو ایک دن کہنے لگا: "آج میں دیکھتا ہوں تو کس طرح بہہ جاتا ہے، آج میں استنجا پہلے کروں گا اور پیشاب بعد میں" مرزا کی حالت اس چڑی جیسی ہے کہ عیسیٰ پہلے اور مینار بعد میں۔

نبی ہونے کا دعویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تصنیف میں دعویٰ کرتا ہے: "میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر اتم ہوں یوں ظلی طور پر میں محمد اور احمد ہوں۔" (نزول الوحی ص ۴، حقیقت الوحی حاشیہ ص ۷۲)

مرزا قادیانی ایک مخبوط الحواس شخص

مرزا غلام احمد قادیانی کے ان رنگ برنگ عجیب و غریب دعوؤں کو پڑھ کر اور سن کر اور اس کے کردار و افعال، خانگی و ذاتی حالات کے مطالعہ کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ یہ شخص ذہنی مریض، مخبوط الحواس، شہرت و ناموری کا بھوکا، انتہائی درجے کا بے حیا تھا، مرزا قادیانی ایسا بے وقوف شخص تھا جس کو نبی کجا مہدی و مسیح تو کجا شریف انسان اور عقل مند آدمی بھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

خدا گواہ ہے کہ مرزائیوں پر خصوصاً تعلیم یافتہ مرزائیوں پر تعجب ہوتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو نبی اور رسول تسلیم کر کے اس کے امتی ہونے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

ظالمو! تم نے کبھی نہیں سوچا کہ کس کا دامن چھوڑا ہے اور کس کے دامن سے اپنے آپ کو وابستہ کر لیا ہے، چھوڑا اس کو جو امام الانبیاء بھی ہے اور سرتاج انبیاء بھی اور پکڑا اس کو جو اسکولوں میں استادوں کی جوتیاں کھاتا رہا اور کچہریوں میں وکیلوں کی منشی گیری کرتا رہا، چھوڑا اس کو جو "رحمۃ للعالمین" ہیں اور پکڑا اس کو کہ گالیاں دینا جس کی عادت ہے، چھوڑا اس کو کہ جس کی آنکھ میں کنواری لڑکی سے بڑھ کر حیاء تھی اور پکڑا اس کو جو اپنی نوکرانیوں سے ٹانگیں دبواتا تھا، چھوڑا اس کو کہ "خلقت مبرأ من کل عیب" جس کا وصف تھا اور پکڑا اس کو جو بیماریوں اور عیبوں کا مجسمہ تھا، چھوڑا اس کو کہ:

قدم قدم پہ برکتیں نفس نفس پہ رحمتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گزر گیا
جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گزر گیا

اور پکڑا اس کو جو ایک رات میں سو سو مرتبہ پیشاب کرتا تھا اور جس پر موت بھی گندگی کی حالت میں وارد ہوئی، چھوڑا اس کو کہ: "ویعلمھم الکتاب والحکمۃ" جس کی شان ہے، جو صاحب تدبیر و حکمت ہے، اور پکڑا اس کو جو کھانے کے وقت گڑ کے بجائے مٹی کے ڈھیلے کھاتا ہے اور استنجا کے لئے گڑ استعمال کرتا ہے جو قمیص کے بٹن الٹے کاجوں میں لگاتا ہے، بورے کی جگہ نمک کھاتا ہے اور جوتیاں الٹی پہنتا ہے، چھوڑا اس کو کہ جسے دشمن بھی "صادق و امین" کے لقب سے پکارتے ہیں اور جس کی پیشینگوئی کبھی جھوٹی نہیں ہوئی، اور پکڑا اس کو جس نے اپنی کتابوں میں سینکڑوں جھوٹ بولے۔

☆☆............☆☆

قادیانیوں کی سرگرمیاں

ہماری ذمہ داریاں

ہندوستان میں بھی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علمائے ہند اور دارالعلوم دیوبند کے اکابرین فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے فعال اور سرگرم ہیں۔ مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر ہارون رشید ندوی

علمائے امت اس پر متفق ہیں کہ قادیانی جو اپنے کو مرزا غلام احمد قادیانی سے منسوب کرتے ہوئے احمدی بھی کہتے ہیں، وہ اسلام سے خارج ہیں، جس کا اصل سبب تو یہ ہے کہ مرزا نے ختم نبوت کو تسلیم نہ کرتے ہوئے نبوت کا دروازہ کھلا مانا اور خود کو نبی بتایا اگرچہ ظلی و بروزی کی اصطلاحات گڑھیں، دوسرے معاذ اللہ بعض انبیاء علیہم السلام خاص طور سے عیسیٰ علیہ السلام کی اہانت کے مرتکب ہوئے، تیسرے بعض جائز کو ناجائز قرار دیا اور بھی متعدد وجوہ ہیں۔

معلوم رہے کہ مخدوم احمد عبدالحق رودولوی کے اہل خاندان اپنے کو احمدی کہتے اور لکھتے ہیں، وہ اہل سنت سے ہیں، ان کا احمدی قادیانی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ قادیانیت کا پودا مرزا غلام احمد کی شکل میں برطانوی استعمار نے لگایا تھا، ابتداً اسی نے مرزا اور اس کے ذریعہ وجود میں آئے ہوئے فرقہ کی آبیاری کی اور جب یہ پودا اسلام کو نقصان پہنچانے والے زہریلے پھل دینے لگا تو اس کو برطانیہ، امریکا اور اسرائیل تینوں سے بھرپور کھاد ملنے لگی اور ان چاروں کو یہ زعم ہے کہ وہ اسلام کو مٹادینے یا کم سے کم اسے کمزور کردینے میں کامیاب ہوجائیں گے، لیکن:

"پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا"

آج ان کا طریقہ کار یہ ہے کہ سرمایہ داروں کی دولت کے ساتھ ملکوں میں پہنچتے ہیں، وہاں ہسپتال یا اسکول قائم کرکے عوام کی خدمت کرتے ہیں، ان میں اپنا مقام پیدا کرتے ہیں، پھر صرف اور صرف مسلمان کہلانے والے علوم دینیہ سے ناواقف لوگوں کو قادیانیت کے جال میں پھانس کر امریکا، برطانیہ اور اسرائیل بلکہ شیطان کے کام کا بنادیتے ہیں۔

اس سرگرمی کے مکمل جواب کے لئے جن وسائل کی ضرورت ہے وہ ہم کو مہیا نہیں ہیں، پھر بھی افراد امت امکان بھر اپنے بھائیوں کی اخروی زندگی بچانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، اور اہل امت اسی کے مکلف ہیں کہ "لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا" صاف فرمایا جاچکا ہے۔

اندرون ملک ان کی تبلیغ دوسرے طرز پر ہے، چونکہ یہاں بڑے بڑے دینی ادارے ہیں اور دین کی تبلیغ واشاعت کی مختلف جماعتیں ہیں، ان میں تبلیغی جماعت سرفہرست ہے، اس لئے یہاں چرچ، ہاسپٹل اور علوم عصریہ کے کالجوں سے تبلیغ میں کامیاب نہیں ہوسکتے، اس لئے یہاں تبلیغ کا اصول بدل دیا ہے، پہلی بات تو مبلغین کا انتخاب ہے، وہ ایسے صوبوں اور ریاستوں سے مبلغین کا انتخاب کرتے ہیں، جہاں کے عوام دینی علوم سے نابلد ہیں اور ان کے ہائی اسکول وانٹر پاس نوجوان بے کار ہیں، وہ اس میں سے بڑے مبلغین بھرتی کرتے ہیں، بے کاری کے سبب بہت سے نوجوان ان کا شکار ہوجاتے ہیں، پھر ان کو قادیان پہنچا کر کم سے کم چھ ماہ کی ٹریننگ دے کر اپنے نیٹ ورک پر بھیج دیتے ہیں، جہاں جہاں ان کے مبلغ ملے وہ ضرب زید غلاماً کا ترجمہ کرنے سے بھی عاری ملے، لیکن جن باتوں کی ٹریننگ لی، اس میں بڑے لسان اور مقابل کو خاموش کرنے کے گروں سے آگاہ ملے، عام طور سے ان کے مبلغین حسب تدریب ایسے مواضعات کا انتخاب کرتے ہیں جہاں غیر مسلمین کے ساتھ چند گھر ایسے مسلمانوں کے ہوتے ہیں جو دینی علوم سے نابلد ہوتے ہیں، ان کے بچوں کی تعلیم کا کوئی نظم نہیں ہوتا، وہ نادار بھی ہوتے ہیں، عموماً وہاں مسجد نہیں ہوتی، عام شاہراہوں سے ہٹ کر ہوتے ہیں، مسجد نہ ہونے اور عام شاہراہوں سے ہٹ کر ہونے کے سبب وہاں نہ تبلیغی جماعت کا گزر ہوتا ہے نہ جماعت اسلامی کی پہنچ، یہ مبلغین وہاں پہنچ کر مسلمانوں سے ملتے ہیں اور ان کی غربت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ان کے بچوں کی تعلیم کا

انتظام نہ ہونے پر اپنا دکھ ظاہر کرتے ہیں، پھر ان کے بچوں کی مفت تعلیم کے بندوبست کرنے کی پیشکش کرتے ہیں، وہ بے چارے قادیانیت واحمدیت سے نابلد ہونے کے سبب ان کی پیشکش کو قبول کرلیتے ہیں، اس طرح ان مواضعات میں ان کے قدم جم جاتے ہیں، جب کہ قرب وجوار کے دین داروں کو خبر بھی نہیں ہوتی، ابتدا یہ لوگ شفقت ومحبت اور پوری لگن سے بچوں کو اردو اور دین کی تعلیم دیتے ہیں، قادیانیت و احمدیت کے عقائد واعمال کی ہوا بھی نہیں لگنے دیتے، پھر جب قادیان میں سالانہ جلسہ ہوتا ہے تو ان مواضعات سے ان متعلمین کے والدین اور متعلقین کو اپنی شاندار بسوں پر قادیان لے جاتے ہیں، وہاں ان کی خوب آؤ بھگت کرتے ہیں، ان کو قادیانی خلیفہ سے مرید کرواتے ہیں، ان کو خاص طور سے عورتوں کی ٹریننگ دے کر ہدایا وتحائف کے ساتھ واپس لاتے ہیں، اب قادیانیت کی تبلیغ شروع ہوتی ہے، اتنے عرصہ میں لوگ ان سے مانوس ہوجاتے ہیں اور چونکہ ان کو مادی فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے اور ان کے بچوں کی مفت تعلیم بھی، اس لئے لوگ ان کے بن کر اپنی عاقبت خراب کرکے "فزین لھم الشیطان اعمالھم" کے مصداق ہوجاتے ہیں۔

یہ صحیح ہے کہ دینی کام کرنے والوں کی یہ کوتاہی سمجھی جائے گی کہ جہاں اللہ کی توفیق سے اسلاف کے ذریعہ اسلام پہنچا دیا گیا تو وہ جگہیں ہماری نظروں سے اوجھل کیوں ہوگئیں، ہم کیوں وہاں نہ پہنچے اور کیوں نہ اپنے بھائیوں کے حالات معلوم کرکے ان کو دین سے جوڑے رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، اگر یہ کوتاہی ہماری غفلت سے ہوئی ہے تو ہماری گرفت ہوگی، لیکن اگر یہ کوتاہی عدم قدرت واستطاعت سے ہوئی ہے تو معافی کی امید ہے، بہرحال میں ہم کو اللہ تعالیٰ سے معافی کی درخواست، الحاح وزاری کے ساتھ پیش کرنا چاہئے۔

بہرحال جب دین داروں کو معلوم ہوا کہ فلاں فلاں گاؤں میں قادیانیوں نے ہمارے بھائیوں کو ورغلا کر بے راہ کردیا ہے تو ان مواضعات کی جانب توجہ ہوئی تو کام میں سخت دشواریوں کا سامنا ہوا، وہاں عام طور سے قادیانی مبلغین تو آڑ میں ہوجاتے ہیں، لیکن قادیان رٹرن ٹرینڈ عورتوں کو مقابلہ پر لے آتے ہیں، مجھے ایسی تین عورتوں سے سابقہ پڑچکا ہے، ان میں سے دو گاؤں ماتی ضلع لکھنؤ میں سامنے آئیں اور ایک گاؤں چرولی ضلع اناؤ میں، جب مجھے معلوم ہوا کہ ایک گھر میں قادیانی قیام کئے ہوئے ہے تو ایک وفد کے ساتھ اس گھر میں جاکر

علوم دینیہ سے ناواقف مسلمانوں کو قادیانی اپنے جال میں پھانس کر امریکا، برطانیہ اور اسرائیل بلکہ شیطان کے کام کا بنادیتے ہیں

دستک دی، گھر والوں کو پہلے ہی سے بھنک لگ گئی تھی، اس لئے گھر کے مالک مرد اور وہ قادیانی مبلغ دونوں وہاں سے کھسک لئے اور ایک تیز طرار عورت سامنے آئی، میں نے صاحب خانہ کے بارہ میں دریافت کیا تو جواب ملا وہ نہیں ہیں، کہیئے کیا کام ہے؟ آپ لوگ کیسے آئے ہیں؟ میں نے کہا: بات یہ ہے کہ آپ کے ہاں قادیانی قیام کئے ہوئے ہے، وہ آپ کے بچوں کو نیز گاؤں کے دوسرے بچوں کو دین کی تعلیم دیتا ہے جب کہ قادیانی مسلمان نہیں ہوتے، لہٰذا اسے آپ اپنے یہاں سے نکالئے اور اپنے بچوں کو اس سے تعلیم نہ دلوایئے۔

عورت گویا ہوئی: کہاں تھے اب تک آپ لوگ؟ ہمارے بچے گلی ڈنڈا کھیلتے تھے، کنچے کھیلتے تھے، لٹو نچاتے تھے، گالیاں بکتے تھے، گندے رہتے تھے، ان کی تعلیم کا کوئی نظم نہ تھا، ہم کو روزی روٹی کمانے سے فرصت نہ تھی، یہ بے چارے آئے، ہمارے بچوں کا حال دیکھ کر ترس کھایا اور مطالبہ کیا کہ اپنے چھپر کے نیچے مجھے ایک چار پائی کی جگہ دیجئے میں آپ کے بچوں کو مفت تعلیم دوں گا، میں نے فوراً قبول کیا، وہ ہمارے دروازے ٹھہر گئے، میں نے ان کے کھانے کا نظم کیا تو انہوں نے اس کے مصارف ادا کردیے، اس طرح انہوں نے میرے بچوں کو اور گاؤں کے دوسرے بچوں کو پڑھانا شروع کردیا، اب ہمارے بچے کلمہ جانتے ہیں، وضو کرنا جانتے ہیں، نماز پڑھنا جانتے ہیں، کوئی قاعدہ پڑھ رہا ہے تو کسی کا پارہ شروع ہوگیا ہے، بچے صاف ستھرے رہنے لگے ہیں، ادب سلیقہ سیکھ گئے ہیں، ان کی تعلیم جاری ہے تو آج آپ آکر فرمارہے ہیں کہ یہ مسلمان نہیں ہیں، کہاں تھے اس سے پہلے آپ؟

دیہاتی زبان میں اس کا یہ بیان سن کر ہم لوگ بہت شرمندہ ہوئے لیکن میں نے فوراً اپنے کو سنبھالتے ہوئے کہا: میری بہن! معاف کرنا بے شک ہم لوگوں سے یہ غلطی ہوئی ہے، لیکن جب ہم کو معلوم ہوا کہ بے دین قادیانیوں نے آپ لوگوں کو بے دین بنانے کی کوشش کی ہے تو ہم لوگ دوڑے آئے ہیں، خدارا اپنے کو اور اپنے بچوں کو قادیانیوں سے بچایئے۔

ہمارے ایک ساتھی نے کہا: قادیانی قرآن کو نہیں مانتے، ٹرینڈ عورت گرج پڑی غلط کہتے ہو، وہ ہمارے بچوں کو وہی قرآن پڑھاتے ہیں جو تم پڑھاتے ہو، وہی کلمہ سکھاتے ہیں جو تم سکھاتے ہو، اسی طرح نماز پڑھنا سکھاتے ہیں، جس طرح تم سکھاتے ہو، میں نہیں سمجھ پائی یہ سب بے دینی کیسے ہے؟ بڑا ہی نازک مسئلہ تھا، اس عورت کو مطمئن کرنا

آسان نہیں لگ رہا تھا، وفد میں، میں سب سے بوڑھا تھا، میں نے پوچھا بیٹی کچھ پڑھی ہو؟ جواب ملا: نہیں! ہم کو لکھنا پڑھنا نہیں آتا، اب اور نزاکت تھی کس طرح سمجھایا جائے، میں نے کہا: بیٹی! یہ قادیانی تو تمہارے یہاں چھ ماہ سے آیا ہے، تم اس سے پہلے بھی تو مسلمان تھیں؟ جواب ملا: کیوں نہیں! آخر تمہارا کسی عالم سے تعلق رہا ہوگا؟ جواب ملا: کسی عالم سے کوئی تعلق نہ تھا، یہاں کبھی کوئی عالم آیا ہی نہیں۔

میں نے کہا: تم نے یہ تو سنا ہوگا کہ عالم لوگ کہاں رہتے ہیں؟ تم کسی دینی مدرسہ کو تو جانتی ہوگی؟ اس نے کہا: ہاں! ہم فرنگی محل، ندوہ، بریلی کا نام سنتے تھے، میں نے کہا: تمہاری کہیں رشتہ داریاں ہوں گی؟ وہاں کسی عالم، حافظ کا نام سنا ہوگا؟ جواب ملا: ہاں! فلاں فلاں حافظ جی کو جانتی ہوں، میں نے کہا: تو سنو! تم اس قادیانی کو چھوڑ کر جس حافظ، عالم سے چاہو قادیانی کے بارہ میں پوچھ لو سب کہیں گے یہ مسلمان نہیں ہیں اور میں تم کو بتاتا ہوں فرنگی محل، ندوہ، بریلی جیسے بہت سے دینی مدرسے ملک میں ہیں سب نے لکھ دیا ہے کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں، اب تم پڑھی نہیں ہو تو تم کو کیسے بتائیں؟ تم اسی قادیانی کو بلاؤ وہ بھی اس بات کو تمہارے سامنے کہے گا کہ ہاں سارے علماء یہاں تک کہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ کے علماء بھی قادیانیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے، وہ قادیانی بھی اس بات کو مانے گا اور ان تمام علماء کو غلطی پر بتائے گا، اب تم بتاؤ تمہارے سارے علماء غلط ہیں یا یہ قادیانی؟ عورت بولی: سارے علماء تو غلطی پر نہیں ہو سکتے مگر مجھے ان میں کوئی خراب بات نظر نہیں آتی، میں نے کہا: بیٹی تم پڑھی لکھی ہو نہیں ورنہ بہت جلد سمجھ جاتیں، لیکن پھر بھی جب تم قادیان جا کر ان پڑھ ہوتے ہوئے ان کی باتیں سیکھ کر آج پڑھے لکھوں کو ہلائے ہوئے ہو تو مجھے امید ہے کہ تم میری حق باتیں سن کر ضرور سمجھ جاؤ گی، عورت اپنی تعریف سن کر فوراً متوجہ ہوئی، میں نے کہا: تم نے یہ تو سنا ہوگا کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سارے نبیوں کے سردار ہیں اور آخری نبی ہیں، اس نے فوراً تسلیم کیا، میں نے کہا: پھر قادیانیت کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی اپنے کو نبی بتاتا ہے، عورت نے کہا: مجھے یقین نہیں ہے کہ ایسا ہے لیکن ایسا ہے تو غلط ہے، میں نے کہا: مرزا کہتا ہے کہ قرآن مجید کی بہت سی آیات مجھ پر اتاری گئی ہیں اور قرآن میں اس کا ذکر ہے اور بیٹی! میں تم کو کیا بتاؤں یہ مرزا خود لکھتا ہے: ''کافی دنوں تک میں عورت رہا، دو برس دس مہینہ تک پردہ کیا'' اور نہ جانے کیا کیا بکواس کیں' حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں برائیاں نکالیں، تبھی تو دنیا کے سارے علماء نے اس کو اسلام سے خارج بتایا۔

میری بیٹی! مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے مسلمان نہیں ہیں، پھر تم قادیان جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھنا لوگ ان کی طرف کھانے پینے اور ہدیہ تحفہ ہی کے لئے تو جھکتے ہیں، ان کے پیسوں ہی کی طرف تو جھکتے ہیں، اب جب تم پر ان کا کفر کھل گیا تو تمہیں فوراً ان سے الگ ہو جانا چاہئے۔

اس نے کہا: یہ بات تو مجھے بھی کھٹکتی تھی کہ یہ لوگ اتنا پیسہ کیوں خرچ کرتے ہیں اور کہاں سے لاتے ہیں؟ ایسا سوال بھی کیا گیا تو جواب ملا کہ امام مہدی کی صفات میں سے یہ بھی تو ہے کہ وہ لوگوں کو خوب دولت تقسیم کریں گے، یہاں تک کہ کوئی غریب نہ رہ جائے گا، میں نے کہا: بیٹی! دھیان دو، حضرت مہدی علیہ الرضوان تو خزانہ غیب سے لوگوں کو غنی کریں گے، لیکن یہ تو امریکا و اسرائیل سے لے کر صرف قادیانیوں کو دیتے ہیں، پھر بھی کیا سارے قادیانی غنی ہو چکے ہیں؟ پھر حضرت مہدی علیہ الرضوان اور ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ہیں یہ تو کہتا ہے: ''میں ہی مہدی ہوں، میں ہی عیسیٰ ہوں'' پھر حضرت مہدی علیہ الرضوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعتوں کو عام کریں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر چلیں گے خود ان کی کوئی شریعت نہ ہوگی، نہ ہی وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے۔

بیٹی! یہ مرزا مکار ہے، یہ کہتا ہے: ''میں مہدی ہوں، میں مریم ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں موسیٰ ہوں۔'' ارے یہ دجالوں میں کا ایک دجال ہے، اس سے بچو اور بچاؤ۔

عورت بولی: اچھا! میں اس سے کہوں گی کہ اپنا بوریہ بستر یہاں سے باندھو جہاں جی چاہے جاؤ مگر ہمارے بچوں کا کیا ہوگا؟ میں نے کہا: میں آج ہی ندوہ کی جانب سے یہاں ایک مدرس کا انتظام کرتا ہوں، وہ سڑک پر جو مسجد ہے وہیں قیام کرے گا، نماز بھی پڑھائے گا اور تمہارے بچوں کو بھی پڑھائے گا۔

اس طرح کا پورا مکالمہ تو نہیں، مگر اسی طرح کی گفتگو اور یہی پیٹنٹ جملے میں نے دو عورتوں سے سنے اور جناب مولانا محمد عمر مظاہری مدرسہ اشاعت العلوم کانپور کی جانب سے قادیانیوں کے مقابلہ پر جمے ہوئے ہیں، موضع پیارے پور ضلع رائے بریلی میں ایک عورت نے اسی طرح کے جملے کہے، جس سے اندازہ ہوا کہ قادیان میں یا یہاں عورتوں کو تیار کیا جاتا ہے اور یہ جملے ان کو ازبر کرائے جاتے ہیں، ایسے میں ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم شاہراہوں سے دور مواضعات کا دورہ کریں، قادیانیوں کے پہنچنے سے پہلے ہم پہنچیں اور وہاں بچوں کی ابتدائی دینی تعلیم کا نظم کریں اور جہاں قادیانی اپنے قدم جمانے کی کوشش میں ہیں، وہاں کے لوگوں سے مل کر قادیانیوں کے قدم اکھاڑ دیں اور وہاں دینی تعلیم کا نظم کریں۔

☆☆..........☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا محمد پیر سیّد عبدالوہاب شاہ بخاریؒ

سوانح وخدمات

سر پر مسنون عمامہ، ہاتھ میں لمبی سوٹی، آنکھوں میں حیا، ہروقت ذکر خداوندی سے رطب للسان حضرت مولانا سیّد عبدالوہاب شاہ بخاریؒ بھی چل بسے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم طبعاً شریف اور صالح انسان تھے،اللہ پاک نے زبان میں بہت تاثیر رکھی تھی، ان کے خطاب کے دوران بڑے سے بڑا متکبر اور سخت دل انسان بھی پُرنم نظر آتا،سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے مشہور بزرگ حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ سے مجاز تھے،اللہ پاک نے انہیں مقبولیت عامہ سے سرفراز فرمایا تھا، جہاں جاتے لوگ پروانہ وار ان پر جان چھڑکتے عام طور پر دیکھا یہ گیا ہے کہ علماء ومشائخ کے چاہنے والے اپنے علاقہ میں کم اور دوسرے علاقوں میں زیادہ ہوتے ہیں،موصوف کو اپنے آبائی علاقہ حاصل پور میں بھی یکساں مقبولیت حاصل تھی۔

عقیدہ ختم نبوت پر ہر مسلمان ایمان رکھتا ہے، موصوف ایمان کے ساتھ ساتھ عملی طور پر ختم نبوت کی تحریک میں شامل رہے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حاصل پور کے سرپرست تھے، چند سال قبل مجلس بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی پر حاصل پور کے علاقہ میں قادیانیوں نے حملہ کیا،انہیں چار گھنٹے تک جون،جولائی کے گرم دنوں میں دھوپ میں کھڑے رکھا،زدوکوب کیا،گالی گلوچ بکیں اور اپنے جھوٹے نبی کی زبان استعمال کرتے ہوئے صاحب ختم نبوتﷺ کی شان اقدس میں دریدہ دہنی کی،تو پیر عبدالوہاب شاہ بخاریؒ ڈنڈا اٹھا کر میدان عمل میں آئے، مبلغ ختم نبوت کے علاج معالجہ کی طرف خصوصی توجہ کی اور ان کے دکھ کو ذاتی طور پر محسوس کیا، حاصل پور میں احتجاجی پروگرام ہوئے،ملزم گرفتار ہوئے،ان کے خلاف مختلف دفعات کے تحت کیس رجسٹرڈ ہوا،موصوف اور ان کے رفقاء اس تحریک میں دامے درمے، سخنے قدمے پیش پیش رہے اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں اپنی صلاحیتیں وقف کئے رکھیں۔

بہاولپور کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں قافلہ سمیت شریک ہوتے اور تااختتام کانفرنس شامل رہتے، دوتین سال پہلے بہاولپور کی کانفرنس میں تشریف لائے، شاندار تقریر کی دو جملے پیش خدمت ہیں:

”لوگ پولیس سے ڈرتے ہیں، پولیس فوج سے ڈرتی ہے،فوج جنرل پرویز مشرف سے ڈرتی ہے،پرویز بش سے ڈرتا ہے اور بش شیخ اسامہ سے...اور ...شیخ اسامہ اللہ پاک سے ڈرتے ہیں۔“

پرویز مشرف کی وردی ان دنوں زیربحث تھی، توشاہ صاحبؒ نے فرمایا:

”لوگ مجھے نہیں کہتے کہ وردی اتارو،علماء کو نہیں کہتے،مشائخ کو نہیں کہتے، پولیس والوں کو بھی نہیں کہتے کہ وردی اتارو، پرویز مشرف کو کیوں کہتے ہیں؟ معلوم ہوا کہ پرویز مشرف کی وردی اپنی نہیں،اس لئے اسے اتارنی پڑے گی۔“ چنانچہ اتری۔

ہر سال کانفرنس میں قافلہ سمیت شرکت فرماتے اور جمعہ کی صبح درس بھی دیتے، حالانکہ لوگ ساری رات کے تھکے ماندے اور جاگے ہوتے بایں ہمہ ان کے درس میں ہزاروں لوگ شرکت کرتے اور پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ درس سنتے،موصوف کا درس اصلاحی ہوتا،اصلاح عقائد اور اصلاح اعمال کی طرف متوجہ کرتے،سینکڑوں حضرات کے عقائد واعمال کی اصلاح ہوئی،شرکائے کانفرنس جہاں قادیانیت کے خلاف دلائل و براہین سے مسلح ہوکر جاتے وہاں اپنے عقائد واعمال کی اصلاح سے مزین ہوتے۔

جامعہ دارالعلوم مدنیہ بہاولپور کے فاضل تھے، پیشہ کے اعتبار سے اسکول ٹیچر تھے،ہزاروں نونہالان قوم کی اخلاقی تعلیم وتربیت کی اور نوجوانوں کو ملک وملت کا وفادار شہری بننے کی ترغیب دیتے،حاصل پور میں خانقاہی مصروفیات کے ساتھ مدرسہ ومسجد میں وقت دیتے، مضافاتی اضلاع میں تبلیغی پروگراموں پر بھی تشریف لے جاتے،دین کے ہر محاذ پر مصروف عمل نظر آتے۔

گزشتہ دنوں چند رفقاء سمیت پاکپتن شریف ایک تبلیغی پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لے جارہے تھے کہ روڈ ایکسیڈنٹ کے ذریعہ خالق حقیقی سے جا ملے،ان کی المناک شہادت کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں آناً فاناً پھیل گئی،جس کسی کو معلوم ہوا اس نے پرنم آنکھوں کے ساتھ اپنے ملنے والوں کو حادثہ کی اطلاع کی اور یوں ہزاروں افراد اگلے روز ان کی نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔

معروف شیخ طریقت حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی نے کی، اخباری اطلاع کے مطابق ان کے جنازہ میں پچیس ہزار سے زائد حضرات شریک ہوئے۔حاصل پور جیسے قصبہ میں اتنا بڑا جنازہ کسی کا نہیں ہوا۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری ، مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ بہاولپور کی معیت میں جنازہ میں شریک ہوئے۔

☆......☆

خبروں پر ایک نظر

گورنر پنجاب کا قادیانیت کی وکالت کرنا سمجھ سے بالاتر ہے: مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی رہنماؤں نائب امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مجلس کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری، مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، محمد انور رانا، وکیل ختم نبوت منظور احمد میو نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ پنجاب کے گورنر سلمان تاثیر کا قادیانیت کی وکالت کرنا سمجھ سے بالاتر ہے۔ گورنر صاحب مرزائیت اور قادیانیت کے وکیل صفائی کا کردار ادا کرنے کی بجائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وکالت کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ کوٹری (سندھ) میں پولیس قادیانیوں کے غلط پروپیگنڈا سے متاثر ہونے کی بجائے مسلمانوں کی صحیح آواز کی طرف متوجہ ہو۔ غداران ملک وملت کی ترجمانی سے گریز کرے۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس لاڑکانہ

لاڑکانہ (نامہ نگار) نظر محلہ میں قادیانیوں کی طرف سے اپنی روایتی دھوکا دہی اور عیاری وچالبازی کے ذریعہ مسلمانوں کو تبلیغ کرکے مرتد بنانے کی کوششوں کی اطلاع پر فخر جمیعت مرد مجاہد حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو مدظلہ نے مسلمانوں کو بیدار کرنے اور فتنہ قادیانیت کے ناسور سے بچانے کے لئے نظر محلہ لاڑکانہ میں کانفرنس کے انعقاد کے لئے، شاہین ختم نبوت مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا اللہ وسایا مدظلہ سے رابطہ کرکے وقت لیا۔ مولانا حفیظ الرحمن اور کراچی جماعت کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد اور جناب قاری حبیب اللہ ٹنڈو آدم والے حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے جامع مسجد سکھر میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا، جبکہ مولانا مفتی حفیظ الرحمن نے علامہ خالد محمود سومرو صاحب کی مسجد میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی کے کفر میں تو قادیانیوں اور مسلمانوں دونوں کا اتفاق ہے، کیونکہ قادیانی کہتے ہیں کہ جو عیسیٰ علیہ السلام کو حیات مانے وہ کافر ہے، امت مسلمہ کہتی ہے کہ جو عیسیٰ علیہ السلام کو حیات نہ مانے وہ کافر ہے۔ قادیانیوں کے عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی ۱۸۴۰ء سے ۱۸۹۰ء تک قریباً پچاس سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حیات مانتے رہے اور بعد میں انکار کیا ہے تو ان کے عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی قریباً پچاس سال کافر اور مشرک رہا اور بعد میں مسلمان ہوا اور مسلمان کہتے ہیں کہ پچاس سال تک مسلمان رہا بعد میں مرتد ہوا۔ مرزا قادیانی کے کفر پر تو اتفاق ہے فرق صرف اتنا ہے کہ قادیانی کہتے ہیں کہ شروع کے پچاس سال کافر تھا بعد میں مسلمان رہا جبکہ ہم کہتے ہیں کہ مرزا شروع کے پچاس سال مسلمان رہا آخری کے ۱۷ سال کافر رہا اور جو پچاس سال مشرک اور کافر رہا ہو وہ نہ مہدی، نہ مسیح، نہ نبی ہوسکتا ہے۔ مولانا قاضی احسان احمد نے جامع مسجد عثمان غنی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اس کے بعد قیامت تک کوئی اور نیا نبی نہیں آئے گا، مولانا نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانی اسلام اور پیغمبر اسلام کی تعلیمات سے روگردانی کرنے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں، ان کا ہر سطح پر مقابلہ کیا جائے گا۔ بعد نماز جمعہ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی قیادت میں مولانا مفتی حفیظ الرحمن، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد حسین ناصر اور ٹنڈو آدم کے نوجوان دوست الطاف حسنی سمیت یہ قافلہ سندھ میں قادیانیت کے خلاف جہاد کے بانی اور قائد حضرت اقدس مولانا عبدالکریم قریشی نوراللہ مرقدہ کے جانشین حضرت اقدس مولانا عبدالعزیز قریشی دامت برکاتہم کی زیارت وملاقات کے لئے بیر شریف گیا۔ سلسلہ عالیہ قادریہ کے سندھ میں بجھتے ہوئے چراغ کو روشن کرنے والے حضرت قبلہ سید محمد راشد حسنی پیر گوٹھ خیر پور والے کے خلفاء میں سے ایک خلیفہ سید حسن شاہ سوئی شریف والوں ہیں، انہی کے فیض سے بھر چونڈی شریف کے حضرت حافظ الملت حضرت حافظ محمد صدیق احمد فیضیاب ہوئے، حضرت حافظ صاحب نوراللہ مرقدہ کے دو ممتاز خلفاء ابوالسراج مولانا حافظ غلام محمد دین پوریؒ اور سید المجاہدین، تاج الاولیاء حضرت مولانا تاج محمد امروٹی نوراللہ مرقدہ ہوئے۔ تاج الاولیاء حضرت امروٹیؒ کے حالات وواقعات کو سن کر علماء امتی کالانبیاء بنی اسرائیل کی حدیث کا مصداق معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت امروٹیؒ کے ذریعہ ہزارہا غیر مسلموں کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت عطا فرمائی۔ کیرتھر کینال کے عین وسط میں تاحال قائم و آباد مسجد ان کی زندہ کرامات سے موجود ہے۔ حضرت

اقدس امروٹیؒ کے اجل خلفاء میں سے حضرت تحریچانی بنو عاقل والے بزرگ اور حضرت حافظ محمد صالح ہانگی بنو عاقل والے حضرت اقدس مولانا احمد علی لاہوری اور قدوۃ السالکین حضرت اقدس حماد اللہ ہالیجوی نور اللہ مرقدہ ہوئے، جن کے متعلق حضرت اقدس مرشد الموحدین حضرت امروٹیؒ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے لسی بنائی اس کا مکھن حماد اللہ لے گئے باقی چھاچھ تقسیم کررہے ہیں، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے بنو عاقل کل ہند کانفرنس کے موقع پر حضرت ہالیجویؒ سے فرمایا کہ اللہ کا احسان ہوگا کہ اگر آپ دیوبند تشریف لائیں تو ہم آپ سے معرفت الٰہی اور تعلق باللہ کے سبق حاصل کیا کریں، حضرت اقدس ہالیجوی نور اللہ مرقدہ کا فیض اللہ رب العزت نے حضرت اقدس امام الموحدین حضرت پیر شریف والے کے ذریعہ علماء کرام کو عطا فرمایا۔ ان کے جانشین و فیض یافتہ پیر طریقت حضرت مولانا عبدالعزیز قریشی دامت برکاتہم کی زیارت و شرف ملاقات حاصل ہوئی۔ مفتی حفیظ الرحمن نے اپنے لئے صحت عمر کی درخواست کی، آپ نے دعا بھی فرمائی اور دوا بھی عنایت فرمائی اور کمال شفقت کا اظہار فرمایا۔ اللہ رب العزت ان کی زندگی علم وعمل زہد وورع میں مزید ترقی عطا فرما کر امت مسلمہ کی راہ نمائی کا ذریعہ بنائے۔ رات کو لاڑکانہ نظر محلہ میں حسب پروگرام کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں مقامی علماء کرام کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے خطاب کیا، مولانا کے خطاب کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے مرکزی رہنما حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمن نے سندھی زبان میں مفصل خطاب کیا اور قادیانیت کے دجل کا پردہ چاک کیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے متضاد دعوے کو بیان کرکے اس کا رد کیا، اس کے بعد کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا، شاہین ختم نبوت مناظر اسلام مولانا اللہ وسایا نے تفصیل سے خطاب کیا خطاب کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ قادیانیت اسلام کے خلاف سب سے بڑی سازش کا نتیجہ ہے جس کا مقابلہ امت مسلمہ مسلسل ایک سو سال سے کرتی چلی آرہی ہے اور آئندہ بھی ان کا تعاقب بھرپور انداز میں جاری رہے گا، مولانا نے کہا کہ قادیانی اپنے شروع کے دن پر غور کریں اور آج ہم سے پوچھیں کہ ہم کیا تھے اور آج کیا ہیں، حق تعالیٰ نے امت مسلمہ کو ہر محاذ پر کامیابی نصیب فرمائی۔ لوئر کورٹ، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ اور بالآخر سپریم کورٹ میں بھی قادیانی شکست سے دوچار ہوئے اور اسلام کو غلبہ نصیب ہوا، قادیانیت کسی مذہب کا نام نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی اور بغاوت کا نام ہے، مسلمان یہ کسی قیمت پر برداشت نہیں کرسکتے، آخر میں علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے شرکاء اور معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ ہفتہ صبح کو جنید وقت امام المجاہدین حضرت امروٹیؒ کی مسجد و قبر شریف کی زیارت کی اور اس کمرہ میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی جس میں امام الحریت حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ قیام فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مولانا سراج احمد امروٹیؒ سے شرف ملاقات حاصل کرنے اور کیرتھر کینال کے وسط میں قائم حضرت امروٹیؒ کی یادگار مسجد کی زیارت و نفل کے بعد سکھر روانگی ہوئی۔ الحمدللہ سکھر، لاڑکانہ اور گردو نواح کا یہ دورہ کامیابی سے ہمکنار ہوا، حق تعالیٰ تحفظ ناموس رسالت کی نسبت سے اس دورہ کو قبول فرمائے اور قیامت کے دن آقائے دو جہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔

قادیانی جماعت پر آئین سے غداری کے مقدمات قائم کیے جائیں

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہ نما مولانا عزیز الرحمن ثانی نے جامع مسجد کوثر اندرون سرائے سلطان میں کارکنوں اور عوام الناس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا اولین فرض ہے۔

چہرہ چہرہ

☆......لندن میں ایک مسجد کے امام صاحب کا روزانہ معمول تھا کہ بس سے اپنے گھر آیا کرتے تھے، ایک دن انہوں نے بس والے کو جب کرایہ دیا تو اس نے ان کو کچھ زیادہ رقم واپس کی، ایک لمحہ کے لئے وہ حیرت میں پڑ گئے کہ آخر اس نے زیادہ کیوں دیا؟ اس دوران ان کے ذہن میں نوع بنوع کے خیالات آرہے تھے کہ کمپنی کے پاس تو بہت رقم ہے، اس تھوڑی سی رقم کے لے لینے سے کیا نقصان ہوگا؟ مجھے اس مال کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک تحفہ تصور کرنا چاہئے، اسی شش و پنج میں تھا کہ بس رکی، ایک لمحہ کے لئے امام صاحب نے سکوت اختیار کیا، پھر اپنا ہاتھ بڑھایا اور زائد رقم ڈرائیور کو یہ کہتے ہوئے واپس کردی کہ: ''آپ نے مجھے زائد رقم دی تھی'' اس معمولی عمل سے ڈرائیور بہت متاثر ہوا، اس نے کہا کہ میں کئی دنوں سے سوچ رہا تھا کہ آپ کے پاس آؤں اور اسلام کے بارے میں واقفیت حاصل کروں، میں نے یہ رقم بالقصد آپ کو دی تھی تاکہ آپ کی امانت و دیانت کا پتہ چل سکے، اب مجھے عملی تجربہ ہوگیا پھر اس نے اسلام قبول کرلیا۔

☆......جنوبی کوریا میں ایک اسلامی مدرسہ کے قیام کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں، آئندہ سال ۲۰۰۹ء میں اس کا باقاعدہ آغاز ہوگا۔ کوریائی مسلم اتحاد کے صدر نے ایک بیان میں کہا کہ مقامی لوگوں میں اسلام کے تعلق سے بہت سی غلط فہمیاں ہیں، اس مدرسہ کے قیام سے صحیح اسلامی فکر کی ترسیل آسان ہوگی، جنوبی کوریا میں ۱۵۰ ہزار مسلمان ہیں جبکہ باشندگان کوریا کی مجموعی تعداد ۴۹ ملین ہے۔

موجودہ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ قادیانیت نوازی کی بجائے جن علاقوں میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں پائی جاتی ہیں، ان کا سختی سے نوٹس لیں تاکہ وہاں فلاح و بہبود کے نام پر مسلمانوں کے ایمان اور عقیدہ پر ڈاکازنی کرنے والی قادیانی این جی اوز اپنے مذموم مقاصد حاصل نہ کر سکیں۔ مولانا نے مزید کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف بین الاقوامی قادیانی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ حکومت پاکستان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت و عقیدت کا ثبوت دیتے ہوئے انڈونیشیا کی طرح قادیانی جماعت پر آئین سے غداری اور انحراف کے مقدمات قائم کرنے اور قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روکا جائے۔ مولانا نے مزید کہا کہ امریکا اور یورپی طاقتیں روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے نام نہاد ایجنڈے پر سب کچھ قربان کرنے کے باوجود مسلمانوں کے دلوں سے عشق رسالت اور طاقت ایمانی و جہادی جذبات ختم نہیں کر سکیں۔ گھناؤنی سازشوں اور خفیہ منصوبوں کے تحت قانون تحفظ ناموس رسالت اور قادیانیت کے خلاف پارلیمنٹ، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالتوں کے فیصلوں کو ختم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے جس کو امت مسلمہ کسی صورت برداشت نہیں کر سکتی۔ مولانا نے موجودہ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ سول اور فوج کے اعلیٰ عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے کیونکہ یہ ملک عزیز کے اہم اور ایٹمی راز چوری کر کے امریکا اور اسرائیل کے لئے جاسوسی کر رہے ہیں اور ملکی خزانہ سے فتنۂ قادیانیت کو پروان چڑھا رہے ہیں۔

تیسرا سالانہ ردِ قادیانیت وعیسائیت کورس

گوجرانوالہ (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تیسرا سالانہ تربیتی رد قادیانیت و عیسائیت کورس بخاری ہال دفتر دارالعلوم ختم نبوت گنگی والا گوجرانوالہ میں شروع ہو گیا ہے۔ کورس میں مختلف اسکولوں کے میٹرک کے طلبا کو موسم گرما کی چھٹیوں میں تیاری کروائی جائے گی۔ کورس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر الحاج حافظ شیخ بشیر احمد، نائب امیر الحاج عثمان عمر ہاشمی، سیکریٹری جنرل قاری محمد یوسف عثمانی، رکن مرکزی شوریٰ الحاج حافظ نذیر احمد کی زیر نگرانی اور مرکزی مبلغ مولانا حافظ محمد ثاقب کی زیر سرپرستی ہو رہا ہے۔ کورس میں مختلف علمائے کرام، مناظرین، مبلغین، پروفیسر صاحبان اور اساتذہ کرام متعلقہ موضوعات پر لیکچر دیں گے، ان میں پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظمین شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد عارف شامی، مولانا غلام مرتضیٰ (ڈسکہ)، پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر زاہد احمد شیخ، گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ کے پروفیسر علامہ محمد منیر کھوکھر، گورنمنٹ کالج قلعہ دیدار سنگھ کے پروفیسر طارق محمود کھوکھر، ضلعی نائب امیر مولانا حافظ محمد ارشد، جمعیت اہل السنۃ والجماعت کے راہنما مولانا حافظ گلزار احمد آزاد، الامین ٹرسٹ کراچی کے مولانا قاری منصور احمد، ممتاز اسکالر مولانا مفتی محمد نعمان، مولانا حافظ عمر صدیق، مولانا صلاح الدین حنیف، مولانا محمد اقبال نعمانی، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا مفتی رشید احمد الفوری اور سید احمد حسین زید شامل ہیں۔

تحفظ ختم نبوت تربیتی کنونشن سے علماء کرام کا خطاب

کراچی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ گلشن حدید کراچی کے زیر اہتمام ۱۹/ جون بعد نماز مغرب جامع مسجد عثمانیہ پیپری میں تحفظ ختم نبوت کنونشن کا اہتمام کیا گیا، جس میں علاقہ بھر کے عوام نے بھرپور انداز میں شرکت کی اور اپنے جذبۂ ایمانی اور عشق رسول کا ثبوت دیا۔ قبل ازیں ایسا ہی ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت تربیتی کنونشن جامع مسجد حسین علی شاہ لطیف ٹاؤن میں منعقد ہوا جس میں مولانا احسان اللہ ہزاروی، مولانا محمد حسن ربانی، مولانا حفیظ اللہ، مولانا عبیداللہ، مولانا محمد شیراز، مولانا عدنان شیخ نے شرکت کی۔ حسب سابق پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، جناب قاری محمد الطاف نے اپنے مخصوص انداز میں کلام مجید کی تلاوت کی اور سامعین کے قلوب کو نور قرآن سے منور کیا، نعت رسول مقبول پیش کرنے کی سعادت احسن رابعہ نے حاصل کی۔ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اختیار احمد لُنڈ نے کہا کہ قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے، جس کو انگریز نے اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے کے لئے تیار کیا تھا، مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنی صفوں میں گھسے ہوئے قادیانیوں پر نظر رکھیں اور غلامی رسول کا حق ادا کریں۔ گلشن حدید کے سابق ایم پی اے مولانا قاری احسان اللہ ہزاروی نے کہا کہ ہم نے قادیانیوں کو ہر میدان میں شکست سے دوچار کیا ہے، اب قادیانی چوری چھپے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں، قادیانی یاد رکھیں ہم ان کے ناپاک عزائم کو پروان نہیں چڑھنے دیں گے، ہر مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور جانباز سپاہی ہے، ہم ہر قیمت پر ختم نبوت کا تحفظ کریں گے۔ پروگرام کے سرپرست اعلیٰ مولانا عبیداللہ نے اختتامی کلمات پیش کئے اور دعا کرائی۔ حق تعالیٰ رفقاء کی اس محنت کو شرف قبولیت نصیب فرمائے۔ آمین۔

بزم اطفال

جعلی نوٹ

ڈاکٹر زبیر مغل، حسن ابدال

میں پیشے کے لحاظ سے ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر ہوں، میں اپنے کلینک اور اسٹور پر قادیانی کمپنیوں کی بنی ہوئی ادویات نہیں رکھتا۔ میرے ایک دوست ڈاکٹر صاحب نے ایک دن ایک قادیانی کمپنی ''کیوریٹو'' کی بنی ہوئی دوا مانگی تو میں نے ان سے عرض کیا:

''میں اس کمپنی کی ادویات اپنے مریضوں کو استعمال نہیں کرواتا، اس لئے کہ جب ہم ان کی ادویات مریضوں کو استعمال کروائیں گے تو قادیانیوں کو منافع ہوگا اور پھر وہ اس منافع کو اسلام کے خلاف استعمال کریں گے۔''

میرے دوست کہنے لگے: ہم عیسائیوں کی بنی ادویات مریضوں کو استعمال کرواتے ہیں، یہودیوں کی بنی ادویات استعمال کرواتے ہیں، ہندوؤں کی بنی ادویات اپنے مریضوں کو استعمال کرواتے ہیں، پھر قادیانیوں کی بنی ادویات استعمال کروانے میں کیا خرابی ہے، کیا قباحت ہے؟

میں نے ان سے عرض کی: ''بہت بڑی خرابی ہے۔ عیسائی، یہودی، ہندو یا کسی اور قوم سے تعلق رکھنے والے سے تو کاروبار کیا جاسکتا ہے، اس لئے کہ ان کی اپنی ایک علیحدہ شناخت ہے، الگ پہچان ہے، مگر قادیانیوں سے کاروبار نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ یہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں مگر ہیں نہیں۔ یہ ہمارے معاشرے کا ناسور ہیں، یہ ایک دجالی ٹولا ہے، یہ انگریز کا پیدا کردہ سازشی ٹولا ہے، انگریز نے مرزا قادیانی کو اسلام میں نقب لگانے کے لئے تیار کیا تھا، اسلام میں جاری جہاد کو ختم کرنے کے لئے اس کی آبیاری کی تھی۔''

ڈاکٹر صاحب کہنے لگے: ڈاکٹر صاحب! میں آپ کی بات ابھی تک سمجھ نہیں سکا، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

تھوڑی دیر سوچنے کے بعد میں نے ان سے عرض کی: ''میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں، امید ہے میری بات آپ کی سمجھ میں آجائے گی، اگر میں آپ سے دوائی لوں اور کہوں کہ میں آپ کو ادائیگی روپے کی بجائے امریکی ڈالر میں کروں گا، کیا آپ مجھ سے ڈالر لے لیں گے؟

کہنے لگے: ہاں لے لوں گا۔

میں نے پھر کہا: میں آپ کو ادائیگی برطانوی پونڈ میں کروں گا، آپ مجھ سے پونڈ وصول کرلیں گے؟

کہنے لگے: پونڈ بھی لے لوں گا۔

میں نے کہا: میں آپ کو ادائیگی انڈین روپے میں کروں گا، کیا آپ انڈین روپے قبول کرلیں گے؟

کہنے لگے: بالکل قبول کرلوں گا۔

میں نے پھر ان کی خدمت میں عرض کی: آپ کو پاکستانی کرنسی کی طرح بنا ہوا جعلی ہزار روپے کا نوٹ دیتا ہوں، کیا آپ لے لیں گے؟

کہنے لگے: ہرگز نہیں! بلکہ میں تو آپ پر کیس کردوں گا جعلی کرنسی چلانے کا۔

میں نے ڈاکٹر صاحب سے عرض کی: ڈالر، پونڈ، انڈین روپیہ قبول کرلیں گے اور جعلی پاکستانی نوٹ کیوں قبول نہیں کر رہے اور جعلی نوٹ ملنے پر الٹا غصہ کھا رہے ہیں اور کیس کرنے کو بھی تیار ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کہنے لگے: میں ڈالر، پونڈ اور انڈین روپیہ اس لئے قبول کرلوں گا کہ میں انہیں منی چینجر سے پاکستانی روپیہ میں تبدیل کروالوں گا جب کہ جعلی پاکستانی نوٹ تو میرے کسی کام کا نہیں۔

میں نے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں عرض کی: یہی تو میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ یہ جعلی ٹولا ہے، یہ اپنے آپ کو تو مسلمان ظاہر کرتے ہیں، لیکن ختم نبوت کے منکر ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے، بلکہ مرزا قادیانی کو ہی نبی مانتے ہیں، حالانکہ وہ تو انگریز کا پیدا کردہ جعلی نبی تھا۔ مرزا قادیانی نے جعلی نبوت کا دعویٰ کیا تھا، نبوت سے شروع کرکے آخر میں اپنے آپ کو نعوذ باللہ خدا تک کہہ گیا تھا، اس لئے ڈاکٹر صاحب ہمارے ملک میں ڈالر، پونڈ، انڈین روپے تو چل سکتے ہیں، مگر جعلی نوٹ نہیں چل سکتے، کیا خیال ہے آپ کا؟

اللہ کے فضل سے ڈاکٹر صاحب نے میری اس گزارش کے بعد کیوریٹو وارسن اور تھری اے اور اس جیسی دوسری قادیانی کمپنیوں کی ادویات بیچنے سے توبہ کرلی۔

میری تمام مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ وہ بھی ہومیو پیتھک ادویات خریدتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ یہ کیوریٹو، وارسن اور تھری اے وغیرہ کمپنیوں کی بنی ہوئی تو نہیں، ان کمپنیوں کی ادویات نہ خریدیں اور ختم نبوت پر ایمان کا تقاضا ہے کہ جیسے ہم جعلی نوٹوں سے بچتے ہیں، اسی طرح ہم جعلی لوگوں سے بھی بچیں۔

☆☆..................☆☆

بزم اطفال

چار کا ہندسہ

محمد حذیفہ جلال پوری

اللہ رب العزت نے چار کے ہندسے میں بڑی تاثیر رکھی ہے۔ ویسے تو تمام انبیا، کرام علیہم السلام اللہ رب العزت کے برگزیدہ پیغمبر ہیں، لیکن ان میں سے چار انبیا کرام کو جو مقام اور عزت بخشی وہ بے مثال ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم۔

اللہ رب العزت کی طرف سے نازل شدہ آسمانی کتب اور تمام صحیفے مقدس ہیں، لیکن ان میں سے چار آسمانی کتابوں کو جو عظمت و رفعت بخشی ہے وہ کسی صحیفے کو نہیں بخشی، تورات، انجیل، زبور اور قرآن مجید۔

تمام کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اعلیٰ مرتبے والے ہیں، لیکن ان میں سے چار صحابہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی المرتضیٰ تمام صحابہ کرام سے افضل ہیں۔

تمام ائمہ کرام قابل صد احترام ہیں لیکن ان میں سے چار "امام" امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور احمد بن حنبلؒ کو جو مقبولیت عطا کی گئی وہ کسی اور امام، قطب، ابدال یا زاہد کے حصہ میں نہیں آئی۔

ویسے تو دنیا کے تمام دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں لیکن ان میں سے چار کو جو مقام حاصل ہے کسی اور مدرسے کو حاصل نہیں۔ جامعہ اصحاب الصفہ (مدینہ منورہ)، جامعہ اسلامیہ (بغداد)، دارالعلوم دیوبند (انڈیا)، جامعۃ العلوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی (پاکستان)۔

جامعہ اصحاب صفہ (مدینہ منورہ) کے چبوترے پر پڑھنے والے طلبا اپنے وقت کے بہترین مفسرین و محدثین تھے، جنہیں دنیا عبداللہ ابن مسعودؓ اور عبداللہ ابن عباسؓ کے نام سے جانتی ہے۔

جامعہ اسلامیہ (بغداد) کے طلبا میں اپنے وقت کے مایہ ناز امام گزرے ہیں، جن میں سرفہرست امام غزالیؒ کا نام ہے۔

دارالعلوم دیوبند (انڈیا) سے پڑھنے والے طلبا کو آج میں اور آپ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور سید احمد شہیدؒ کے نام سے جانتے ہیں، جنہوں نے باطل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کا مقابلہ کیا اور عبرتناک شکست سے دوچار کیا۔

دنیا کا چوتھا عظیم الشان مدرسہ جس کے طلبا اور اساتذہ آپ کو ہر میدان میں نظر آئیں گے، خواہ وہ جہاد کا میدان ہو یا تبلیغ کا اسی طرح شہادت کے میدان میں بھی آپ کو پہلی صف میں نظر آئیں گے وہ ہے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ سید محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی (پاکستان)۔

شعور ختم نبوت

مولانا قاضی احسان احمد

سوال: پیر مہر علی شاہ کب حج کے لئے تشریف لے گئے، جہاں آپ کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے آپ کو جلد از جلد وطن واپسی کا حکم دیا تاکہ عنقریب ظاہر ہونے والے مرزا قادیانی کے فتنہ کا مقابلہ کرسکیں؟

جواب: 1890ء میں۔

سوال: تحریک ختم نبوت 1953ء میں مسلمانوں کے کئی مطالبات تھے، بتایئے وہ کون کون سے تھے؟

جواب: 1: قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

2: ظفر اللہ خان قادیانی کو وزیر خارجہ کے عہدے سے ہٹایا جائے۔

3: قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔

4: چناب نگر کی بقیہ اراضی پر مہاجرین کو آباد کیا جائے۔

سوال: آل مسلم پارٹیز نے حکومت سے ظفر اللہ قادیانی کو اس کے عہدے سے معزولی کا مطالبہ کیا، بتایئے حکومت (خواجہ ناظم الدین) نے آل مسلم پارٹیز کو کیا جواب دیا تھا؟

جواب: حکومت نے جواب دیا: اگر ظفر اللہ خان قادیانی کو وزارت خارجہ کے عہدے سے ہٹایا گیا تو امریکا ہمیں گندم نہ دے گا۔

سوال: سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کب اور کس جلسہ عام میں اپنی ٹوپی اتار کر لوگوں کی طرف بڑھا دی کہ یہ لے جاؤ اور خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان کے قدموں میں رکھ کر اس سے درخواست کرو کہ مسلمانوں کے مطالبات تسلیم کرے؟

جواب: 16/فروری 1953ء کو موچی دروازہ لاہور میں جلسہ عام سے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

سوال: جسٹس منیر نے عدالت میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو زچ کرنے کے لئے کہا کہ نبی ہونے کے لئے کیا شرائط ہیں تو شاہ صاحب نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپ نے فرمایا: "کم از کم شریف انسان تو ہو"

سوال: تحریک ختم نبوت 1953ء سے مسلمانوں نے صرف ایک مقصد حاصل کیا اور وہ تھا، سر ظفر اللہ خان قادیانی کی وزارت خارجہ سے علیحدگی، بتایئے حکومت نے اسے وزیر خارجہ کے عہدے سے ہٹایا؟

جواب: حکومت نے اسے ہٹایا نہیں، بلکہ اس نے خود ہی اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

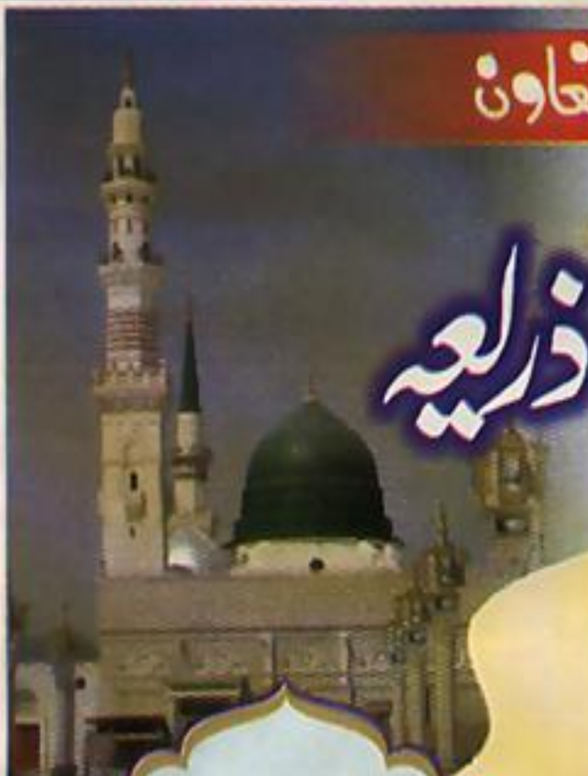

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ماہنامہ لولاک ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے
زکوۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجیے

نوٹ مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 22 4583486-45141 فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن
ناظم اعلیٰ